اوصاف الشیعۃ

آیت اللہ شیخ صدوقؒ

Scanned / Presented by
ShiaOfAhlulbayt
http://groups.msn.com/shiaofahlulbayt
http://www.freewebtown.com/shiaofahlulbayt
Join us Online for many more books/articles/discussions/multimedia
in Urdu, English, Arabic and Persian

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب	:	محبِ اہلِ بیتؑ کون؟
تالیف	:	آیت اللہ شیخ صدوقؒ
ترجمہ	:	مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم
ناشر	:	ادارہ منہاج الصالحین لاہور
پروف ریڈنگ	:	غلام حیدر چودھری
کمپوزر	:	حیدر زیدی
ہدیہ	:	65 روپے

•

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ فرسٹ فلور دکان نمبر 20 غزنی سٹریٹ اُردو بازار

لاہور۔ فون: 7225252

آئینہ ادب

- امام زمانہؑ کی دعا 13
- علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام 14
- شیخ صدوق کی مشہور تالیفات 17
- شیخ صدوق کی وفات 18

۱- علامات شیعہ 21

۲- وہ ہمارے شیعہ نہیں 22

۳- اہمیت تقیہ 23

۴- دشمنان آل محمدؐ سے ناطہ مت جوڑو 23

۵- شیعیان کی سفارش قبول ہوگی 24

۶- اخلاص کا نتیجہ 26

۷- جنت کی چابی 27

۸- صدائے رسول کوہ صفا پر 28

۹- بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو 29

۱۰- امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بے زاری 31

رجہنم سے بچو 32

- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا 33

۱۳- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟ 33

۱۴- مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے 35

۱۵- کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے 36

۱۶- اہل شک کی دوستی ممنوع ہے 37

۱۷- ناصبی کون ہے؟ 37

۱۸- شیعان علیؑ کی پہچان 38

۱۹- علامات شیعہ 39

۲۰- علامات مومنین بزبان امیر المومنینؑ 40

۲۱- جعفر صادقؑ کا شیعہ کون ہے؟ 41

۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟ 42

۲۳- شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق 45

۲۴- شیعوں کی جسمانی علامات 46

۲۵- ہر حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم 47

۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں 49

۲۷- عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟ 50

۲۸- فضیلت کا معیار معرفت ہے 51

۲۹- فکر ہر کس بقدر ہمت اوست 52

۳۰- شیعوں کی ولادت پاک ہے 53

۳۱- ظاہرداری کو بھی بحال رکھیں 53

۳۲- کردار شیعہ 54

۳۳- اوصاف شیعہ 55

۳۴-شیعوں کا چال چلن	56
۳۵-متقی لوگوں کی علامات	58
۳۶-مومن غضب و رضا میں بھی حدِ اعتدال میں رہتا ہے	69
۳۷-تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے	70
۳۸-اسرارِ آلِ محمدؐ کے افشا کرنے سے ممانعت	71
۳۹-شیعوں سے امامؑ کی توقعات	72
۴۰-اوصافِ شیعہ	74
۴۱-مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے	76
۴۲-مومن کی سخت مزاجی کی وجہ	77
۴۳-مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟	81
۴۴-علامتِ مومن	82
۴۵-مومن کے لیے ناپسندیدہ بات	82
۴۶-برص سے حفاظت	83
۴۷-ہو رزم گاہِ حق و باطل تو فولاد ہے مومن	83
۴۸-مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے	84
۴۹-موسمِ سرما اور مومن	84
۵۰-مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا	85
۵۱-مومن محروم نہیں ہوتا	86
۵۲-ایمان کی تین علامتیں	86
۵۳-مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے	87
۵۴-صفاتِ مومن	88

۵۵-مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا	90
۵۶-اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے	91
۵۷-اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں	92
۵۸-مومن کے لیے خدائی امداد	93
۵۹-حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں	93
۶۰-مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے	94
۶۱-خدا کی سنت، نبیؐ کی سنت اور ولیؑ کی سنت	95
۶۲-فرشتے اعمال لکھتے ہیں	96
۶۳-مومن کے شب و روز	98
۶۴-بہتر لوگ	108
۶۵-دوستی و دشمنی خدا کے لیے	109
۶۶-اہلِ دین کی علامات	111
۶۷-مکارمِ اخلاق	113
۶۸-عقیدۂ مومن	114
۶۹-چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں	118
۷۰-معراج کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے	119
۷۱-اجزائے ایمان	120

○○○

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

کچھ اپنی زبان میں

زیرِنظر کتاب دنیائے شیعیت کے عظیم الشان محدث حضرت محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی کی تالیف لطیف ہے اور ہم نے اس رسالہ کے ترجمہ کے لیے جناب امیر توحیدی کے نسخہ پر انحصار کیا ہے۔ کیونکہ جناب توحیدی نے اس رسالہ کا مختلف متنوں سے تقابل کر کے بڑی محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے شیعان علی علیہ السلام کے اوصاف کے متعلق ہادیانِ دین سے مروی صحیح اور مستند احادیث نقل کی ہیں۔

دورِ حاضر میں جہاں چاروں طرف سے تشیع کے خلاف محاذ کھلے ہوئے ہیں اور شیعانِ حیدر کرارؑ کو مختلف حیلوں بہانوں سے احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں اور انھیں ہر مقام پر "بکّو" بنانے کی تیاریاں پورے عروج پر ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ شیعانِ حیدر کرارؑ کو ان کا مقام و منصب بتایا جائے تاکہ وہ مخالفین کی تبلیغات سے احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اصل رسالہ شروع کرنے سے قبل مؤلف رسالہ ہذا کا مختصر تعارف پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا چند سطور نذرِ قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ صدوق نے 306 یا ایک روایت کے مطابق 307 ہجری میں قم المقدسہ کے ایک دین دار اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد علی

بن حسین بن بابویہ قمی اپنے زمانہ کے عظیم القدر فقیہہ تھے۔ اور وہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی عظمت و جلالت کے ثبوت میں صرف یہی بات کافی ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں انھیں "شیخی، معتمدی اور فقیہی" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کا مکتوب گرامی جو علی بن بابویہ کے نام پر لکھا گیا وہ ہر محبِ اہل بیتؑ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اسی لیے ہم اس خط کو یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالْجَنَّةُ لِلْمُوَحِّدِيْنَ وَالنَّارُ لِلْمُلْحِدِيْنَ وَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ اُوصِيْكَ يَا شَيْخِي وَمُعْتَمَدِي وَفَقِيْهِي اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيَّ - وَفَّقَكَ اللّٰهُ لِمَرْضَاتِهٖ وَجَعَلَ مِنْ صُلْبِكَ اَوْلَادًا صَالِحِيْنَ بِرَحْمَتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنَّهٗ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ مِمَّنْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

أُوصِيكَ بِمَغْفِرَةِ الذَّنْبِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَصِلَةِ
الرَّحِمِ وَمُوَاسَاةِ الْإِخْوَانِ وَالسَّعْيِ فِي حَوَائِجِهِمْ
فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْحِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ
وَالتَّثَبُّتِ فِي الْأَمْرِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْقُرْآنِ وَحُسْنِ
الْخُلُقِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنَّ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ "لَاخَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا
مِنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ
النَّاسِ" وَاجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ
اللَّيْلِ فَإِنَّ النَّبِيَّ أَوْصَى عَلِيًّا فَقَالَ يَاعَلِيُّ عَلَيْكَ
بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ
وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا ، فَاعْمَلْ
بِوَصِيَّتِي وَأْمُرْ شِيعَتِي حَتَّى يَعْمَلُوا عَلَيْهِ -
وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَإِنَّ النَّبِيَّ قَالَ:
أَفْضَلُ أَعْمَالِ أُمَّتِي انْتِظَارُ الْفَرَجِ ، وَلَاتَزَالُ
شِيعَتُنَا فِي حُزْنٍ حَتَّى يَظْهَرَ وَلَدِي الَّذِي بَشَّرَ بِهِ
النَّبِيُّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا
وَجَوْرًا - فَاصْبِرْ يَاشَيْخِي يَاأَبَا الْحَسَنِ عَلِيُّ
وَأْمُرْ جَمِيعَ شِيعَتِي بِالصَّبْرِ "فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ
يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ"-
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعِ شِيعَتِنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ [1]

امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی اکرمؐ پر درود وسلام کے بعد لکھا:

اے میرے فقیہ اور اے میرے بادثوق علی بن حسین بن بابویہ قمی! اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کا سبب ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمت کے ذریعہ تیری صلب میں نیک اولاد قرار دے۔

میں آپ کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ زکوٰۃ روک لینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

میں آپ کو لوگوں کی غلطیاں معاف کرنے اور غصہ پر قابو رکھنے اور ایمانی بھائیوں کی ہمدردی اور ان کی ضروریات کے لیے تنگدستی اور فراوانی کی حالت میں کوشش کرنے' بردباری اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے اور اپنے کاموں

---

[1] (معادن الحکمۃ فی مکاتیب الائمۃ تالیف علم الہدیٰ محمد بن الحسن بن مرتضیٰ کاشانی' جلد 2' ص 265' چاپ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم' لؤلؤۃ البحرین' ص 384۔ روضات الجنات' جلد 4' ص 273۔ بحار الانوار' جلد 50' ص 317-318' مستدرک الوسائل' جلد 3' ص 527۔ مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری' جلد 1' ص 453۔ فوائد الرضویہ' ص 218۔ قاموس الرجال' جلد 6' ص 474)

میں ثابت قدم رہنے اور قرآن کے ساتھ وفادار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں اور میں آپ کو حسنِ اخلاق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے اس کے جو صدقہ' کارِ خیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے''۔

میں تمہیں تمام بے حیائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ نمازِ شب ترک نہ کرنا' کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا۔ جو شخص بھی نمازِ شب سے بے اعتنائی برتے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

اے علی بن الحسین! تم میری سفارشات پر خود بھی عمل کرو اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ بھی میری ان سفارشات پر عمل کریں۔ میں تجھے صبر' استقامت اور کشائش کے انتظار کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

''میری اُمت کا افضل ترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے' اور میرے فرزند کے ظہور تک ہمارے شیعہ ہمیشہ غم واندوہ

میں مبتلا رہیں گے اور میرے فرزند کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا''۔

اے علی بن بابویہ! میں تجھے دوبارہ صبر واستقامت کی نصیحت کرتا ہوں اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔

''بے شک زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے''۔

اور آپ پر اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اور محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک پر درود و سلام ہو۔

امامِ زمانہؑ کی دعا

علی بن حسین بن بابویہ پچاس برس کی عمر کو پہنچ گئے لیکن ان کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور اولادِ نرینہ کی دعا کے لیے درخواست تحریر کی اور ابو جعفر بن علی الاسود نے وہ درخواست امام زمانہ کے تیسرے نامزد کردہ نائب حسین بن روح کی خدمت میں پیش کی۔

امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک توقیع مبارک ظاہر ہوئی جس میں لکھا تھا:

اَنَّهٗ سَیُوْلَدُ لَهٗ وَلَدٌ مُبَارَکٌ یَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ وَبَعْدَهٗ اَوْلَادٌ

''اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے ایک بابرکت بیٹا عطا کرے گا جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور اس کے بعد اور بچے بھی پیدا ہوں گے''۔

چنانچہ امام زمانہؑ کی دعا کا ثمر شیخ صدوق کی شکل میں برآمد ہوا' اور شیخ نے اپنی ایک کتاب ''کمال الدین'' میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور بعد میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا:

''ابوجعفر بن علی الاسود جب مجھے علوم اہل بیت کی جستجو میں سرگرداں دیکھتے تو وہ کہا کرتے تھے: مجھے تیرے اشتیاقِ علم کو دیکھ کر قطعاً حیرت نہیں ہوتی کیونکہ تو امام زمانہؑ کی دعا سے پیدا ہوا ہے''۔

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صدوق کی پیدائش کو امام زمانہؑ کے معجزات میں سے شمار کیا ہے۔ (بحارالانوار' جلد 51' ص335-336)

علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام

اسلام کے تمام بزرگ علماء و فقہاء نے شیخ صدوق کی تعریف اور ان کی عدالت کی توثیق اور ان کے علمی مقام کی تصدیق کی ہے جن میں ہم چند ایک علماء کی آراء یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱- شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ شیخ صدوق کے متعلق لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بنُ عَلِیِّ بنِ بَابَوَیهِ القُمِّی جَلِیلُ القَدرِ یُکَنّٰی اَبَاجَعفَر کَانَ جَلِیلًا حَافِظاً لِلَاحَادِیثَ

بَصِیرًا بِالرِّجَالِ نَاقِدًا لِلَاخبَارِ لَم یَرَفِی القُمِیِّینَ مِثلُهٗ فِی حِفظِه وَکَثرَةِ عِلمِه لَهٗ نَحو مِن ثَلَاثِ مِاَئَةِ مُصَنَّفٍ

''شیخ صدوق جلیل القدر دانش مند اور حافظ حدیث تھے۔ رجال سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ سلسلہ احادیث کو خوب پہچانتے تھے۔ اہل قم میں حفظ حدیث اور کثرت معلومات میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کیں''۔

۲- علم رجال کے ماہر نجاشی رقم طراز ہیں:

ابوجعفر (شیخ صدوق) رَے کے ساکن' ہمارے بزرگ' ہمارے فقیہہ اور خراسان کے شیعوں کا حسین چہرہ ہیں۔ آپ جوانی کے ایام میں بغداد تشریف لے گئے تھے۔ مذہب شیعہ کے تمام محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳- سید ابن طاؤس لکھتے ہیں:

''شیخ صدوق کے علم و عدالت پر تمام لوگوں کا اجماع ہے''۔

۴- علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شیخ صدوق بزرگ ترین علماء میں سے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو احادیث معصومین کی جستجو اور پیروی کرتے ہیں اور ذاتی آراء اور ذاتی خیالات سے کوسوں دُور تھے۔ اسی لیے اکثر علماء ان کے اور ان کے والد کے

کلام کو حدیث اور روایت اہل بیتؑ کا درجہ دیتے ہیں۔

۵- علامہ سید ہاشم بحرانی نے شیخ صدوق کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

ہمارے علماء کی ایک جماعت جیسا کہ علامہ نے ''مختلف'' میں اور شہید نے ''شرح الارشاد'' میں اور سید محقق داماد نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق کی روایات مرسلہ بھی صحیح ہیں اور ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی مرسلہ روایات' ابن ابی عمیر کی مرسل روایات کی طرح سے صحیح شمار کی جاتی ہیں۔

۶- سید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں لکھا:

شیخ صدوق نامدار شخصیت اور قابل اعتماد ہستی کے مالک تھے اور وہ دین کے ستون اور محدثین کے سردار تھے۔ آپ علم و عدالت' فہم مطالب' فقاہت و جلالت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی تصانیف سے آپ کی مذکورہ صفات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

۷- علامہ بحرالعلوم طباطبائی لکھتے ہیں:

شیخ صدوق تمام بزرگوں کے بزرگ اور رواۃ شیعہ اور شریعت اسلام کے محکم اور مضبوط ستون تھے۔ آپ اپنی روایات میں صادق و صدوق ہیں اور آپ امام صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے اور امام زمانہؑ نے ان کے متعلق اپنی توقیع مبارک میں ان کے فقیہہ اور پُر برکت ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور امام زمانہؑ کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص و عام کو ان کی برکات سے مستفید کیا ہے اور صدیاں گزر گئیں لیکن ان کی تالیفات آج بھی باقی ہیں اور ان کی کتابوں سے لوگ دینی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ صدوق کی مشہور تالیفات

شیخ صدوق نے مختلف اسلامی علوم میں بہت زیادہ کتابیں تالیف فرمائیں جن میں اسلام کے حقائق و معارف کو ہادیان دین کی زبانی آشکار فرمایا اور انہوں نے اس راہ میں بے حد تکالیف و زحمات برداشت کیں۔ تاریخ شیعہ میں انہیں علوم اہل بیتؑ کے ایک احیاگر کا لقب حاصل ہے۔

شیخ طوسی نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق نے تین سو کے لگ بھگ کتابیں تالیف کی تھیں' جب کہ نجاشی نے ان کی دو سو کتابوں کے نام تحریر کیے ہیں۔ تمام کتابوں کی تفصیل پیش کرنا ہمارے موضوع سے باہر ہے' لہٰذا ہم یہاں ان کی چند مشہور کتابوں کا نام بطور تبرک لکھ رہے ہیں۔

۱- من لایحضرہ الفقیہہ: یہ کتاب مذہب شیعہ کی کتب اربعہ میں شامل ہے۔

۲- مدینۃ العلم: شیخ طوسی کے فرمان کے مطابق یہ کتاب ''من لایحضرہ الفقیہہ'' سے بڑی ہے۔ لیکن نا قدری زمانہ کے باعث اس وقت یہ کتاب مفقود ہو چکی ہے۔

آپ کی دیگر مشہور کتابوں میں عیون اخبار الرضا' کتاب التوحید' الخصال الامالی' معانی الاخبار' علل الشرائع اور کمال الدین و تمام النعمۃ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

شیخ صدوق کی وفات

آپ نے ستر سے کچھ زیادہ برس کی زندگی پائی تھی اور آپ نے درخشاں زندگی بسر کرنے کے بعد 381 ہجری میں دنیا سے رحلت فرمائی اور شہر رَے میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار تہران میں شاہ عبدالعظیم حسنی کے روضہ مبارک کے شمال میں ایک قبرستان میں واقع ہے' جہاں آپ کا خوبصورت روضہ بنا ہوا ہے اور وہاں زیارت کے لیے آنے والے مومنین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

علامہ خوانساری المتوفی 1313ھ نے روضات الجنات میں آپ کی قبر کے متعلق لکھا ہے:

1238ھ میں شیخ صدوق کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ فتح علی شاہ قاچار کے دورِ سلطنت میں بارشوں کی وجہ سے آپ کی قبر میں شگاف پڑ گیا اور آپ کی قبر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے قبر کی تعمیرِ نو کے لیے اطراف قبر کو کھودا اور جب وہ قبر کے گڑھے کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ مرحوم کی میت صحیح وسالم حالت میں موجود ہے اور ان کی انگلی پر خضاب کے نشان تھے البتہ ان کا کفن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا۔

چند گھنٹوں میں یہ خبر پورے تہران میں پھیل گئی اور سلطان وقت نے بھی یہ خبر سنی۔ چنانچہ وہ اعیانِ سلطنت کو ساتھ لے کر شیخ کی زیارت کے لیے آئے اور انہوں نے شیخ کے جسدِ خاکی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ پھر انہوں نے فرمان جاری کیا کہ حکومتی اخراجات سے شیخ کی قبر بنائی جائے اور

اس پر خوبصورت روضہ تعمیر کرایا جائے۔ چنانچہ اس وقت شیخ صدوق کا جو روضہ ہمیں نظر آتا ہے یہ فتح علی شاہ قاچار کا تعمیر کردہ ہے۔

علامہ خوانساری روضات الجنات میں لکھتے ہیں کہ جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو اس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی۔

صاحب تنقیح المقال نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا اور فرمایا کہ اس کرامت کا مشاہدہ کرنے والوں میں سید ابراہیم لواسانی بھی شامل تھے اور ایک باوثوق شخص نے مجھ سے ان کے حوالہ سے بیان کیا کہ ہم نے شیخ صدوق کے جسدِ خاکی کی زیارت کی تھی جو کہ بالکل تروتازہ حالت میں تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انہیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ کے ساتھ محشور فرمائے۔

زیرِ نظر کتاب بھی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں سے ایک ہے کہ جو ظاہری طور پر حجم کے اعتبار سے مختصر ہے' لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت اہمیت و افادیت کی حامل ہے۔ آپ نے اس کتاب کا عنوان ''اوصاف الشیعہ'' رکھا' اور اس عنوان پر حضور علیہ السلام اور آئمہ علیہم السلام کی احادیث واقوال کو جمع کیا۔ آپ کی یہ نہایت ہی عمدہ کاوش ہے۔

میں نے ہر حدیث کے اول میں عنوان قائم کیا ہے تاکہ قاری کو حدیث کے مطالعہ سے پہلے آگاہی ہو جائے کہ حدیث شریف کا عنوان کیا ہے اور پھر ہم نے علمۃ الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگائے کہ اگر کوئی حدیث کو حفظ کرنا

(روضۃ الواعظین' جلد 6' ص 140۔ ریاحین الشریعۃ' جلد 3 ص 437۔ قاموس الرجال جلد 8' ص 288' بحوالہ تنقیح المقال' جلد 3' ص 155)

چاہے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کتاب میں ہمارے شکریے کے مستحق برادر بزرگوار مولانا محمد حسن جعفری صاحب ٹھہرے کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہماری کمک کی۔ پروردگار عالم بحق محمدؐ و آل محمدؐ ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

دعا ہے کہ رب کریم ہماری اس حقیری کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے' اور ہمارے اوپر اپنا لطف خاص قائم رکھے کہ ہم مذہب حقہ کی خدمت کرنے میں مشغول رہیں اور ہمیں دشمنان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

آمین ثم آمین

طالب دعا'

ریاض حسین جعفری

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوَاتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوْسٰى بْنِ بَابَوَيْهِ تَغَمَّدَهُ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ (رحمۃ اللہ علیہ)

۱- علاماتِ شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْعَطَّارُ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَصِيْرٍ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

شِيْعَتُنَا اَهْلُ الْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْاَمَانَةِ وَاَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ اَصْحَابُ اِحْدٰى وَخَمْسِيْنَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، اَلْقَائِمُوْنَ بِاللَّيْلِ، اَلصَّائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَحُجُّوْنَ الْبَيْتَ وَيَجْتَنِبُوْنَ كُلَّ مُحَرَّمٍ۔

ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے ارشاد فرمایا

ہمارے شیعہ پرہیزگار، کارِ خیر میں ہر وقت کوشاں رہنے والے، وفادار، امانت دار، زہد و تقویٰ اور عبادت الٰہی بجا لانے والے، شب و روز اکاون رکعت نماز ادا کرنے والے، راتیں عبادت الٰہی میں گزارنے والے، اور دنوں کو روزہ رکھنے والے، اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرنے والے، خانہ خدا کا حج بجا لانے والے، اور ہر حرام کام سے دُوری اختیار کرنے والے ہیں۔

۲- وہ ہمارے شیعہ نہیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِی)

حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ

اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:

شِیْعَتُنَا الْمُسَلِّمُوْنَ لِاَمْرِنَا، اَلْاٰخِذُوْنَ بِقَوْلِنَا، اَلْمُخَالِفُوْنَ لِاَعْدَائِنَا فَمَنْ لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حسین بن خالد آٹھویں امام حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

ہمارے شیعہ ہمارے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو بجا لاتے ہیں، ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں، پس جو ان صفات باکمال کا مالک نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳- اہمیت تقیہ

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّہِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ عُثْمَانَ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہُ قَالَ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہُ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَہُ۔

عثمان بن عثمان کہتے ہیں کہ صادق آلِ محمدؐ نے فرمایا

جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص پرہیزگاری نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔

۴- دشمنانِ آلِ محمدؐ سے ناطہ مت جوڑو

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ مَاجِیْلَوَیْہِ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ(عَلَیْہِ السَّلَامُ)

کَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہُ مِنْ شِیْعَتِنَا وَھُوَ مُتَمَسِّکٌ بِعُرْوَۃِ غَیْرِنَا۔

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے جب کہ اس نے رسی کا حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہے۔ (بحار الانوار ج ۲ ص ۹۸)

۵۔ شیعیان کی سفارش قبول ہوگی

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَنْ اَبِیْ اَبِیْ نَجْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا الْحَسَنِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ

مَنْ عَادٰی شِیْعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا، لِاَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوْا مِنْ طِیْنَتِنَا، مَنْ اَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَلَیْسَ مِنَّا، شِیْعَتُنَا یَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَیَتَقَلَّبُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَیَفُوْزُوْنَ بِکَرَامَةِ اللّٰهِ، مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ شِیْعَتِنَا یَمْرَضُ اِلَّا مَرِضْنَا بِمَرَضِهٖ، وَلَا اغْتَمَّ بِغَمِّهٖ، وَلَا یَفْرَحُ اِلَّا فَرِحْنَا لِفَرَحِهٖ، وَلَا یَغِیْبُ، عَنَّا اَحَدٌ مِنْ شِیْعَتِنَا اَیْنَ کَانَ فِیْ شَرْقِ الْاَرْضِ اَوْ غَرْبِهَا، وَمَنْ تَرَکَ مِنْ شِیْعَتِنَا دَیْنًا فَهُوَ عَلَیْنَا، وَمَنْ تَرَکَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ، شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَیَحُجُّوْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ،

وَیَصُوْمُوْنَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَیُوَالُوْنَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ، اُولٰئِکَ اَهْلُ الْاِیْمَانِ وَالتُّقٰی وَاَهْلُ الْوَرَعِ وَالتُّقٰوی، وَمَنْ رَدَّ عَلَیْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَی اللّٰهِ، وَمَنْ طَعَنَ عَلَیْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَی اللّٰهِ، لِاَنَّهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ حَقًّا، وَاَوْلِیَاؤُهٗ صِدْقًا، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَیَشْفَعُ فِیْ مِثْلِ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ فَیُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمْ لِکَرَامَتِهٖ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

ابی نجران کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا

جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ عداوت کی گویا کہ اس نے ہم آل محمدؐ سے دشمنی مول لی اور جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ محبت کی گویا کہ اس نے ہم سے محبت کی کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور ہماری طینت سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کسی نے ان سے محبت کی وہ ہم میں سے ہے۔ جس نے ان سے بغض و عداوت کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے شیعہ نور الٰہی کی تجلی کو دیکھتے ہیں اور رحمت خدا میں غوطہ لگاتے ہیں اور کرامت الٰہی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ہمارا کوئی بھی شیعہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ ان کی بیماری سے ہم متاثر ہوتے ہیں اور وہ مغموم و محزون نہیں ہوتا بلکہ اس کے اس حزن و ملال سے ہمیں پریشانی لاحق ہوتی ہے اور اس کی شادمانی سے ہمیں مسرت لاحق ہوتی ہے کوئی بھی ہمارا شیعہ ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہے چاہے وہ مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں اور اگر کوئی مرتے وقت مقروض مرے تو اس

کا قرضہ ادا کرنا ہمارے ذمے ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی وراثت چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثان کے لیے ہے' ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ خونہار قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' حج بیت اللہ بجالاتے ہیں' ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں' اہل بیت رسولؐ سے مودت رکھتے ہیں' اور ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسے لوگ ہی اہل ایمان اور تقویٰ ہیں' اہل ورع اور پرہیزگار ہیں' جس کسی نے ان کو رد کیا گویا کہ اس نے خداوند متعال کو رد کیا' جس کسی نے ان پر طعن و تشنیع کی گویا کہ اس نے خدا پر طعن کی' کیونکہ یہ خدا کے حقیقی بندے اور سچے اولیاء ہیں۔ خدا کی قسم ان میں سے ہر کوئی قبیلہ ربیعہ اور معز (عرب میں دونوں قبیلے بڑی تعداد میں تھے) کے برابر شفاعت کی سفارش کا حق رکھتے ہیں۔ خداوند متعال ان کی سفارش ان کے بارے میں فرمائے گا' کیونکہ ان کا خدا کے نزدیک ایک بلند مقام ہے۔

۶- اخلاص کا نتیجہ

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ اَنْ

یَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

محمد بن حمران صادق آل محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

جس کسی نے کلمہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت بریں میں داخل ہوگا اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ ہر اس چیز سے روکے جو خدا نے اس پر حرام کی ہے۔

۷- جنت کی چابی

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْکُوْفِیِّ وَاِبْرَاهِیْمَ بْنِ هَاشِمٍ کُلِّهِمْ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ سَیْفٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُهَاجِرِیْنَ الْحَسَنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ اَنْ یَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

زید بن ارقم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت میں داخل

ہوگیا۔ اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ اس کو ہر اس چیز سے روک دے جس کو خداوند متعال نے اس کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

۸- صدائے رسول کوہِ صفا پر

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا عَبْدِاللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ:

لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ قَامَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ

يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ وَاِنِّيْ شَفِيْقٌ عَلَيْكُمْ لَا تَقُوْلُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا فَوَاللهِ مَا اَوْلِيَائِيْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ،

اَلَا فَلَا اَعْرِفُكُمْ تَاْتُوْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُوْنَ الدُّنْيَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَيَاْتِي النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ الْآخِرَةَ،

اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ اَعْذَرْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَفِيْمَا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَاِنَّ لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ۔

ابوعبیدہ حذاء نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جب رسولؐ خدا نے مکہ فتح کیا تو آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے فرزندانِ ہاشم! اے فرزندانِ عبدالمطلب!

مجھے خداوند متعال نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، میں تمہارا دلسوز ہوں اور مجھے تم سے محبت ہے، تم یہ مت کہو کہ محمد ہم سے ہے۔ خدا کی قسم تمہارے اور تمہارے علاوہ میرے وہی دوست ہیں کہ جو متقی و پرہیزگار ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ! میں تمہیں روزِ محشر نہیں پہچانوں گا کیونکہ تم نے دنیا کی محبت کو دوش پر سوار کیا ہوگا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ جنہوں نے اعمالِ صالح کو اٹھایا ہوگا۔

یاد رکھو! میں نے تمہارے اور اپنے درمیان خدا اور تمہارے درمیان کسی قسم کا عذر و بہانہ باقی نہیں چھوڑا، بے شک میں اپنے اعمال کے حساب کا پابند ہوں اور تم اپنے اعمال کے پابند ہو۔

۹- بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ۔

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

جَدِّهٖ(عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) قَالَ

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

مُجَالَسَةُ الْاَشْرَارِ تُورِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ، وَ مُجَالَسَةُ الْاَخْيَارِ تُنْجِيْ الْاَشْرَارَ بِالْاَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْفُجَّارِ لِلْاَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْاَبْرَارِ فَمَنِ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ اَمْرُهٗ وَلَمْ تَعْرِفُوْا دِيْنَهٗ فَانْظُرُوْا اِلٰى خُلَطَائِهٖ فَاِنْ كَانُوْا اَهْلَ دِيْنِ اللّٰهِ فَهُوَ عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانُوْا عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ اللّٰهِ فَلَا حَظَّ لَهٗ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُوَاخِيَنَّ كَافِرًا، وَلَا يُخَالِطَنَّ فَاجِرًا، وَمَنْ آخى كَافِرًا اَوْ خَالَطَ فَاجِرًا كَانَ كَافِرًا فَاجِرًا۔

محمد بن قیس نے پانچویں امام ولایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے جد امجد امیر المومنین علی علیہ اسلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اشرار افراد کے ساتھ ہمنشینی اختیار کرنا یہ افراد صالح کے بارے میں بھی سوءظن کا موجب بنتی ہے اور صالح فرد کے ساتھ آمد و رفت رکھنا یہ افراد بدطینت کو بھی صالح محسوب کرنے کا سبب بنتی ہے اور فاسق و فاجر افراد کا نیک و صالح افراد کے ساتھ مجلس اختیار کرنا یہ ایسے افراد کو اچھا شمار کرتی ہے پس تم

میں سے اگر کسی کا معاملہ مشتبہ ہو جائے اور وہ اپنے دین کو نہ پہچان سکے تو اسے اپنے ساتھیوں کو دیکھنا چاہیے پس اگر وہ اللہ والے ہیں تو وہ بھی دین خدا پر باقی ہے۔ اگر وہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی دین پر قائم ہیں تو پس اس کا اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس کسی کا اللہ کی توحید اور قیامت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان ہے تو یہ شخص قطعی طور پر کسی کافر سے دوستی نہیں رکھے گا اور کسی فاسق و فاجر شخص سے ہمنشینی اختیار نہیں کرے گا اور اگر کوئی شخص کسی کافر سے دوستی رکھے گا یا اس سے ہمنشینی اختیار کرے گا تو یہ شخص بھی کافر و فاجر محسوب ہوگا۔

۱۰- امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بے زاری

(اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ

• الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا اَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلًا اَوْ مَدَحَ لَنَا عَائِبًا اَوْ اَكْرَمَ لَنَا مُخَالِفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابن فضال نے آٹھویں امام حضرت رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

ابن فضال کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا

اگر کوئی شخص ایسے شخص سے دوستی اختیار کرے جو ہم سے قطع تعلق ہو چکا ہے یا ایسے شخص سے قطع تعلق ہو جو ہماری مودت کے جام و دیت پیتا ہوا یا کوئی ایسے شخص کی مدح سرائی کرے جو ہمارے عیوب نکالتا ہو یا ایسے شخص کو عزت دار سمجھے جو ہمارا دشمن ہو--- ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے یا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۱- نارِ جہنم سے بچو

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَ آبَادِيُّ، عَنْ اَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ

عَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ

مَنْ وَالَى اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادِیْ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَیْ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

ابن فضال روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دشمنانِ خدا سے دوستی کی گویا کہ اس نے دوستانِ خدا

سے دشمنی کی۔ جس شخص نے دوستانِ خدا سے دشمنی کی اس نے خداوند بزرگ و برتر سے دشمنی کی تو خدا تعالیٰ کے لیے سزاوار ہے کہ ایسے شخص کو نارِ جہنم میں داخل کرے۔

۱۲- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ عَشَرَ)

حدثني محمد بن موسى بن المتوكل رحمه الله عن محمد بن عبد الله عن

ابي عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

وَاللّٰهِ مَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچا کر رکھے اور اپنے اعمال کو خالق کی خوشنودی اور رضایت کے لیے انجام دے اور اس سے ثواب کا امیدوار ہو اور اس کے عقاب سے خوف زدہ ہو۔

۱۳- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثَ عَشَرَ)

بهذا الاسناد قال حدثني محمد بن احمد بن علي بن الصلت عن

محمد بن عجلان قال

كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ

كَيْفَ مِنْ إِخْوَانِكَ؟ فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى، فَقَالَ لَهُ

كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ؟

قَالَ قَلِيلَةٌ،

قَالَ كَيْفَ مُوَاصَلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ يَدَيْهِمْ؟

فَقَالَ إِنَّكَ تَذْكُرُ أَخْلَاقًا مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَكَيْفَ يَزْعُمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ لَنَا شِيعَةٌ۔

محمد بن عجلان نے کہا کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ اس پر سے ایک شخص آیا اور اس نے سلام کیا۔ امام نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا؟

اس شخص نے اپنے برادران ایمانی کی مدح سرائی کی اور پاکیزگی قلب بیان کی۔ اس نے ان کے تزکیہ نفس اور طہارت قلبی کے بارے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا ثروت مند لوگ ان فقراء اور تہی دست لوگوں کی عیادت و تیمارداری کس مقدار میں جاتے ہیں اور ان کے احوال سے

کس طرح باخبر رہتے ہیں؟

اس نے کہا بہت تھوڑے غریبوں، فقیروں اور بے سہارا لوگوں کی تیمارداری کے لیے جاتے ہیں۔

صادق آل محمد نے فرمایا

ثروت مند لوگ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ کس حد تک مالی ارتباط رکھتے ہیں؟ یعنی کیا امراء غریبوں کی مالی مدد کرتے ہیں؟

اس شخص نے عرض کیا آپ نے اخلاق اور صفات کے بارے میں پوچھا جب کہ ہمارے لوگوں کے درمیان ایسی صفات حسنہ بالکل ناپید ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا

ایسے لوگ کس طرح گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں؟

۱۴۔ مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے

(اَلْحَدِيثُ الرَّابِعَ عَشَرَ)

حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل عن الحسن بن علي الخزاز قال سمعت

الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ

إِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ أَشَدُّ لَعْنَةً عَلَى شِيعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ، فَقُلْتُ

یا ابن رسول اللہ بما ذا؟

قال بموالاۃ اعدائنا ومعاداۃ اولیائنا، انہ اذا کان کذلک اختلط الحق بالباطل واشتبہ الامر، فلم یعرف مؤمن من منافق۔

حسن خراز کا بیان ہے کہ میں نے آٹھویں امام ولایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا

ہماری محبت کے بعض دعویدار ہمارے شیعوں کے لیے دجال سے بھی زیادہ ضرر رساں ہیں۔

میں (راوی) نے کہا، فرزند رسولؐ! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا ہمارے دوستوں سے دشمنی کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اور جب ایسا ہونے لگے تو حق باطل کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے اور مومن و منافق کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

۱۵- کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسَ عَشَرَ)

حدثنا ... رحمہ اللہ ... علاء بن ... عن

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

مَنْ حَبَّ کَافِرًا فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ، وَمَنْ اَبْغَضَ کَافِرًا فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ، ثُمَّ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) صَدِیْقُ عَدُوِّ اللّٰہِ

علاء بن فضیل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے کافر سے محبت کی تو اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے کافر سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے محبت کی۔ پھر آپؑ نے فرمایا دشمن خدا سے دوستی رکھنے والا بھی دشمن خدا ہے۔

۱۶- اہلِ شک کی دوستی ممنوع ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسَ عَشَرَ)

حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور رحمہ اللہ قال حدثنی عمرو احد من اصحابہ عن

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

مَنْ جَالَسَ اَھْلَ الرَّیْبِ فَھُوَ مُرِیْبٌ

یہ جماعت شیعہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو اہل شک سے نشست و برخاست رکھے وہ خود اہل شک ہے۔

۱۷- ناصبی کون ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعَ عَشَرَ)

حدثنا محمد بن علی ماجیلویہ قال حدثنی عمی ... عن یعقوب بن یزید عن حماد بن عیسیٰ قال سمعت

اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ

لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَدًا يَقُولُ أَنَا أُبْغِضُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَتَوَالَوْنَ وَتَتَبَرَّؤُونَ مِنْ أَعْدَائِنَا

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ أَشْبَعَ عَدُوًّا لَنَا فَقَدْ قَتَلَ وَلِيَّاكَ۔

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے

ناصبی (دشمن اہل بیتؑ) وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیتؑ سے عداوت رکھے کیونکہ تمہیں دنیا میں ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہ دے گا جو علی الاعلان کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں۔

ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے اس نے ہمارے محب کو قتل کیا ہو۔

۱۸- شیعانِ علیؑ کی پہچان

(اَلْحَدِيثُ الثَّامِنَ عَشَرَ)

أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) كَانُوا خُمْصَ الْبُطُونِ، ذُبُلَ الشِّفَاهِ، أَهْلَ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ، يَعْرِفُونَ بِالرُّهْبَانِيَّةِ، فَأَعِينُوا عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا

شیعانِ علیؑ کے (روزوں کی وجہ سے) شکم غرور (ذکر الٰہی کی کثرت کی وجہ سے) سب خشک ہوتے تھے۔ شیعانِ علیؑ شفقت، علم و حلم رکھنے والے لوگ تھے اور دنیا سے بے رغبتی میں مشہور تھے۔ لہٰذا تم ولایت اہل بیتؑ کے عقیدے کے تحفظ کے لیے پرہیزگاری اور نیک کاموں کے لیے سعی و مشقت کے ذریعے سے مدد کرو۔

۱۹- علاماتِ شیعہ

(اَلْحَدِيثُ التَّاسِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ

يَا أَبَا الْمِقْدَامِ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) الشَّاحِبُونَ النَّاحِلُونَ الذَّابِلُونَ ذَابِلَةٌ شِفَاهُهُمْ مِنَ الصِّيَامِ، خَمِيصَةٌ بُطُونُهُمْ، مُصْفَرَّةٌ أَلْوَانُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ وُجُوهُهُمْ، إِذَا

حتّٰهُنَّ لَيْلٌ اتَّخَذُوا الْاَرْضَ فِرَاشًا وَ سَتَفْتَرِشُوْهَا بِجِبَاهِهِمْ
تَكْسِيَةُ عُيُوْنِهِمْ، كَثِيْرَةٌ دُمُوْعُهُمْ، صَلَاتُهُمْ كَثِيْرَةٌ،
وَدَعَوْهُمْ كَثِيْرٌ تِلَاوَتُهُمْ كِتَابَ اللّٰهِ يَفْرَحُ الدَّمْعُ وَهُمْ
يَحْزَنُوْنَ۔

ابوالمقدام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ابوالمقدام! شیعان علی وہ ہیں جن کے چہروں کا رنگ زرد، جسم نحیف اور رخسار خوف کی وجہ سے ہوئے خشک ہوں اور شب بیداری اور عبادت کی وجہ سے ان کی پشت جھکی ہوئی ہو ان کے رنگ زرد ہوں اور ان کے چہرے راتوں کو بیدار رہنے کی وجہ سے پیلے ہوں جب رات ہو تو زمین کو بچھونا بنائیں اور اپنی پیشانی اس پر بچھائیں۔ ان کی آنکھیں روتی ہوں آنکھوں سے زیادہ آنسو جاری ہوں ان کی دعائیں زیادہ ہوں ان کی نماز زیادہ ہو۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں جب وہ خوشیاں منانے میں مصروف ہوں تو وہ خوف خداوندی کی وجہ سے غمگین دکھائی دیں۔

۲۰- علامات مومنین بزبان امیر المومنینؑ

(الحدیث العشرون)

حدثنی رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن الحسن بن علی بن بابویہ عن
محمد بن محمد عن سندی بن محمد رفعہ قال

یَوْمًا تَبِعَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ (عَلَیْہِ السَّلَام) جَمَاعَۃٌ فَلَمَّا تَفَتَّ

[illegible]

فَقَالَ لَہُمْ
قَوْلُوا شِیْعَتُنَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
قَالَ لَہُمْ لَا رَی عَلَیْکُمْ سِیْمَاءَ الشِّیْعَۃِ
قَوْلُوا وَ لَنَا شِیْعَۃٌ
قَالَ صُفُرُ الْوُجُوْہِ مِنَ السَّہَرِ خُمْصُ الْبُطُوْنِ مِنَ
الصِّیَامِ ذُبُلُ الشِّفَاہِ مِنَ الدُّعَاءِ عَلَیْہِمْ عَبَرَۃُ الْخَاشِعِیْنَ۔

سندی بن محمد راوی ہیں کہ امام علیہ السلام کی خدمت میں کچھ لوگ آئے جب وہ چلے گئے تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو وہ کون تھے؟

لوگوں نے عرض کیا مولا وہ لوگ آپ کے شیعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے مجھے تمہارے اندر شیعوں کی علامات دکھائی کیوں نہیں دیتیں؟

لوگوں نے عرض کیا شیعوں کی کون سی علامات ہیں؟

آپ نے فرمایا شب بیداری کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں روزوں کی وجہ سے ان کے پیٹ خشک ہوتے ہیں دعا کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور خشیت الٰہی کی وجہ سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

۲۱- جعفر صادقؑ کا شیعہ کون ہے؟

(الحدیث الحادی والعشرون)

حدثنی محمد بن موسیٰ بن المتوکل رحمہ اللہ قال حدثنی علی

بن حسین سعد ادی عن المفضل قال

قال ابو عبد الله (علیہ السلام)

لیس شیعۃ جعفر من عفت بطنہ وفرجہ و شدت جهدہ وعمل بحقیقہ ورجا ثوابہ وخاف عقابہ فاذا رأیت اولئک فاولئک شیعۃ جعفر۔

مفضل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جعفر کا شیعہ صرف وہی ہے جو شکم اور شرمگاہ کی عفت کا خیال رکھتا ہو (یعنی شکم اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہو) اور اپنے نفس کے خلاف شدت سے جہاد کرتا ہو اور اپنے خالق کی رضا کے حصول کے لیے اعمال بجا لاتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتا ہو۔ جب تجھے ایسے افراد نظر آئیں تو وہ جعفر کے شیعہ ہوں گے۔

۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟

(الحدیث الثانی والعشرون)

بن رحمہ اللہ قال حدثنی علی بن الحسین سعد ادی عن جابر الجعفی قال

قال ابو جعفر (علیہ السلام)

یا جابر یکفی من تدعی التشیع ان یقول بحب اهل البیت فوالله ما شیعتنا الا من اتقی الله و صاغه، وما کانوا

یعرفون الا بالتواضع و التخشع وادآء الامانۃ وکثرۃ ذکر الله والصوم والصلوۃ والبر بالوالدین والتعهد للجیران من الفقراء واهل المسکنۃ والغارمین و الایتام وصدق الحدیث وتلاوۃ القرآن وکف الالسن عن الناس الا من خیر وکانوا امناء عشائرهم فی الاشیاء

قال جابر یا ابن رسول الله، ما نعرف احدا بهذه الصفۃ،

فقال لی یا جابر لا تذهبن بک المذاهب حسب الرجل ان یقول احب علیا (صلوات الله علیه) واتولاه فلو قال انی احب رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) ورسول الله خیر من علی ثم لا یتبع سیرته ولا یعمل بسنته، ما نفعه حبه ایاه شیئا فاتقوا الله واعملوا لما عند الله، لیس بین الله وبین احد قرابۃ احب العباد الی الله واکرمهم علیه اتقاهم له واعملهم بطاعته

یا جابر ما یتقرب الی الله تبارک و تعالی الا بالطاعۃ، ما معنا براءۃ من النار، ولا علی الله لاحد منکم حجۃ، من کان لله مطیعا فهو لنا ولی، ومن کان لله عاصیا فهو لنا عدو، ولا تنال ولایتنا الا بالعمل والورع۔

جعفر جعفی نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

جابر! کیا شیعہ ہونے کے لیے صرف ہم اہل بیتؑ کی محبت کا دعویٰ ہی کافی ہے؟

خدا کی قسم' ہمارا شیعہ تو صرف وہی ہے جو خوف خدا رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ شیعہ اپنی تواضع' خشوع' امانت کی ادائیگی' ذکر خدا کی کثرت اور روزہ' نماز' والدین سے بھلائی اور غریب مسکین اور یتیم ہمسایوں کی خبر گیری اور راست گفتاری' تلاوت قرآن اور نیکی کے علاوہ لوگوں سے زبان بند رکھنے جیسی صفات سے پہچانے جاتے تھے اور وہ اپنی قوم کے امین ہوا کرتے تھے۔

جابر نے کہا فرزند رسولؐ ان صفات سے آراستہ مجھے تو ایک فرد بھی دکھائی نہیں دیتا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

مختلف آراء و افکار کی وجہ سے راہ حق سے دور نہ ہونا' کیا کسی شخص کا یہ کہنا کسی طور کافی ہو سکتا ہے کہ "میں امیر المومنینؑ سے محبت اور دوستی رکھتا ہوں؟"

بلکہ اگر کوئی یہ کہے کہ "میں رسولؐ خدا سے محبت رکھتا ہوں" اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رسولؐ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت رسولؐ کا زبانی دعویٰ کرے اور ان کی سیرت اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کا دعوائے محبت اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور خدا کی اطاعت حاصل کرنے کے لیے عمل کرو کیونکہ خدا سے کسی کی رشتہ داری نہیں ہے۔

تمام بندوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب اور اس کی نظر میں زیادہ [illegible]

ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو اور اس کی اطاعت پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے والا ہو۔

جابر! اطاعت الٰہی کے علاوہ خدا کی قربت کا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ہمارے پاس دوزخ سے رہائی پانے کی کوئی دستاویز نہیں ہے اور تم میں سے کسی کے پاس بھی خدا کے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ لہٰذا جو بھی اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور عمل اور پرہیزگاری کے علاوہ ہماری ولایت کا حصول ناممکن ہے۔

۲۳-شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثني محمد بن الحسن بن حمد بن الوليد رحمة الله، قال حدثني محمد بن الحسن الصفار عن طريف بن ناصح رفعه إلى محمد بن علي (عليه السلام) قال

إنما شيعة علي (عليه السلام) المتباذلون في ولايتنا، المتحابون في مودتنا المتزاورون لإحياء أمرنا، إن غضبوا لم يظلموا، وإن رضوا لم يسرفوا بركة لمن جاوروا، وسلم لمن خالطوا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا

علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ

کرتے ہیں اور ہماری مودّت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ غصہ میں آ کر ظلم نہیں کرتے اور خوش ہو کر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اپنے ہمسایوں کے لیے باعث برکت ہوتے ہیں اور اپنے مٹے ہوئے معاملوں کے لیے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔

۲۴-شیعوں کی جسمانی علامات

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

ابیؒ رحمۃ اللہ قالَ حدثنی سعد بن عبد اللہ قال حدثنی محمد بن عیسیٰ، عن عمرو بن ابی مقدام عن ابیہ قال قال ابو

اَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہٗ قَالَ

شِیْعَۃُ عَلِیٍّ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَشْجَبُوْنَ النَّاجِلُوْنَ الذَّابِلُوْنَ، ذُبْلَۃٌ شِفَاھُھُمْ خَمِیْصَۃٌ بُطُوْنُھُمْ، مُتَغَیِّرَۃٌ اَلْوَانُھُمْ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

شیعاں علیؑ کے رنگ زرد ہوتے ہیں ان کے جسم کمزور و نحیف ہوتے ہیں ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں ان کے پیٹ لاغر ہوتے ہیں اور ان کے رنگ متغیر ہوتے ہیں۔

۲۵-ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

وبہذہ الاسناد قال، قال ابو جعفر (علیہ السلام)

لجابر

یا جابر انما شیعۃ علی (علیہ السلام) من لا یعدو صوتہ سمعہ، ولا شخناؤہ بدنہ، لا یمدح لنا قالیا، ولا یواصل لنا مبغضا، ولا یجالس لنا عدوا،

شیعۃ علی (علیہ السلام) من لا یسئل هریرة الکلب، ولا یطمع طمع الغراب، ولا یسئل الناس وان مات جوعا، اولئک الخفیفۃ عیشتہم، المنتقلۃ دیارهم ان شهدوا لم یعرفوا، وان غابوا لم یفتقدوا، وان مرضوا لم یعادوا، وان ماتوا لم یشهدوا، فی قبورهم یتزاورون،

قلت واین اصلب هؤلاء؟

قال فی اطراف الارض بین الاسواق، وهو قول اللہ عزوجل

"اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین"

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا

جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہ کرے

ہیں کہ جنہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان سے محبت کریں اور ان کے دشمن کی مدد نہ کریں اور ان کے دشمن سے تعلقات قائم نہ کریں اور نہ ان سے میل جول رکھیں اور نہ ان سے تقیہ کریں۔

علی کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح سے جھوٹے اور روٹی کے ٹکڑے کی طرح سے بھی نہ کرے۔ اسے جھوٹا کہتا ہو اور جھوٹوں کے ساتھ کرتا ہو۔ ہمارے شیعہ سب زندگی رکھتے ہیں (یعنی ان کے پاس وسائل موجود ہوتے ہیں) اور وہ خانہ بدوش رہتے ہیں (یعنی وہ کسی جگہ پر رہائش پذیر ہوں تو ان کو پہچانے کوئی نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ سفر میں ہوں تو کوئی ان کو تلاش نہیں کرتا اور اگر وہ بیمار ہوں تو کوئی ان کی عیادت نہیں کرتا اور اگر وہ مر جائیں تو کوئی ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ قبروں میں دور دور سے ملاقات کرتے ہیں۔

میں (راوی) نے کہا جعفر میں ان صفات سے حاصل کروں وہ کہاں تلاش کروں؟

آپ نے فرمایا

اہل زمین کے اطراف دور دراز علاقوں میں تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں سے یہ فرمایا ہے

مومنین سے یہ تواضع کرنے والے ہوتے ہیں کافروں کے مقابلہ میں سرکش ہوتے ہیں۔

۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنی محمد بن الحسن بن الولید رضی اللہ عنہ، عن المفضل بن قیس عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:

کَمْ شِیْعَتُنَا بِالْکُوْفَۃِ؟

قَالَ قُلْتُ خَمْسُوْنَ اَلْفًا،

قَالَ فَمَا زَالَ یَقُوْلُ حَتّٰی قَالَ

اَتَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنُوْا عِشْرِیْنَ؟

ثُمَّ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)، وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنْ یَکُوْنَ بِالْکُوْفَۃِ خَمْسَۃٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا یَعْرِفُوْنَ اَمْرَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْلُوْنَ عَلَیْنَا اِلَّا بِالْحَقِّ۔

مفضل بن قیس نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کوفہ میں ہمارے شیعوں کی کیا تعداد ہے؟

میں نے کہا پچاس ہزار۔

آپؑ مسلسل یہی سوال کرتے رہے اور میں تعداد کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا:

کیا تجھے امید ہے کہ ان کی تعداد بیس ہوگی؟

پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کوفہ میں پچیس افراد ایسے ہونے چاہئیں جو کہ ہمارے امر ولایت کی معرفت رکھنے والے ہوں اور ہمارے متعلق سچ کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں۔

۲۷-عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنا محمد بن علی ماجیلویہ رحمہ اللہ عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

قَالَ لَہٗ اَبُوْ جَعْفَرِ الدَّوَانِیْقِیُّ بِالْحِیْرَۃِ اَیَّامَ اَبِی الْعَبَّاسِ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنْ شِیْعَتِکُمْ، یَسْتَخْرِجُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتّٰی یُعْرَفَ مَذْھَبُہٗ؟

فَقَالَ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) ذٰلِکَ بِحَلَاوَۃِ الْاِیْمَانِ فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ حَلَاوَتِہٖ یُبْدُوْنَہٗ تَبْدِیْہً۔

محمد بن علی ماجیلویہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ابوالعباس سفاح کے دور حکومت میں ابوجعفر منصور دوانقی نے حیرہ میں مجھ سے پوچھا تھا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپؑ کا شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے اندرونی مطالب کو گل دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے مذہب کا فوراً پتہ چل جاتا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: اس کی وجہ ان کے سینوں میں

حلاوت ایمان کی موجودگی ہے۔ ایمان کی شیرینی کی وجہ سے وہ اپنا اندرونی عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۲۸-فضیلت کا معیار معرفت ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ)

اَبِیْ رحمۃ اللہ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ

یَرْفَعُہٗ اِلٰی اَحَدِھِمْ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہٗ قَالَ

بَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَلَاۃً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَدَقَۃً مِنْ بَعْضٍ، وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صِیَامًا مِنْ بَعْضٍ، وَاَفْضَلُکُمْ اَفْضَلُکُمْ مَعْرِفَۃً۔

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک امامؑ نے فرمایا

تم میں سے کچھ شیعہ کسی سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجا لانے والے ہوتے ہیں اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں اور تم میں سے افضل وہ ہے جو معرفت میں افضل ہو۔

۲۹-فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنی محمد بن موسی بن المتوکل رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن یحیی العطار، قال حدثنی المفضل بن زیاد العبدی عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

هَمُّكُمْ مَعَالِمُ دِيْنِكُمْ، وَهَمُّ عَدُوِّكُمْ بِكُمْ وَاُشْرِبَ قُلُوْبُهُمْ لَكُمْ بُغْضًا، يُحَرِّفُوْنَ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْكُمْ كُلَّهُ، وَ يَجْعَلُوْنَ لَكُمْ اَنْدَادًا، ثُمَّ يَرْمُوْنَكُمْ بِهِ بُهْتَانًا، فَحَسْبُهُمْ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَعْصِيَةً۔

مفضل بن زیاد عبدی نے امام جعفر صادق علیہ سلام سے نقل کیا' آپ نے فرمایا

تمہاری تگ و دو کا محور اپنے دین کی معلومات کا حصول ہے۔ جب کہ تمہارے دشمن کی زندگی کا ہدف تمہیں اذیت و تکلیف دینا ہے۔ ان کے دل تمہاری دشمنی سے لبریز ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سن کر انہیں بدل دیتے ہیں اور وہ تمہارے متعلق لوگوں کو یہ باور کر[illegible] ہیں کہ تم خدا کے لیے شریکوں کا عقیدہ رکھتے ہو اور پھر وہ تم پر تہمتیں تراشتے ہیں۔ ان کا یہی عمل خدا کی نظر میں خدا کی نافرمانی کے لیے کافی ہے۔

۳۰-شیعوں کی ولادت پاک ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّلَاثُوْنَ)

حدثنی احمد بن محمد بن یحیی العطار، عن محمد بن احمد عن سدیر قال

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِاُمَّهَاتِهِمْ، مَا خَلَانَا وَ شِيْعَتَنَا فَاِنَّا لَا سِفَاحَ بَيْنَنَا۔

سدیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ باقی لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور ہم اس سے اس لیے مستثنیٰ ہوں گے کہ ہمارے نسب میں کوئی خلل نہیں ہے۔

۳۱-ظاہرداری کو بھی بحال رکھیں

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حدثنی الحسن بن احمد عن ابیہ عن محمد بن احمد عن عبد اللہ بن خالد الکنانی قال

اِسْتَقْبَلَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ جَعْفَرٍ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَقَدْ عَلَّقْتُ سَمَكَةً بِيَدِیْ،

فَقَالَ اِقْذِفْهَا، اِنِّیْ لَاَكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَحْمِلَ الشَّیْءَ

الدَّنِيَّ بِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّكُمْ قَوْمٌ اَعْدَاؤُكُمْ كَثِيْرٌ يَا مَعْشَرَ الشِّيْعَةِ، اِنَّكُمْ قَوْمٌ عَدَاكُمُ الْحَقُّ فَتَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن خالد کنانی کا بیان ہے کہ میں ایک مچھلی کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ آپؑ نے فرمایا اسے پھینک دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ انسان بے قیمت چیز کو خود اٹھائے ہوئے پھر رہا ہو۔

پھر آپؑ نے فرمایا

اے گروہ شیعہ! تم ایسے لوگ ہو کہ تمہارے دشمن زیادہ ہیں۔ لوگ تم سے دشمنی رکھتے ہیں لہٰذا تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مزین کر کے ان کے سامنے پیش کرو۔

۳۲- کردارِ شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ مَاجِيْلَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ

سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ شِيْعَتِهِمْ، فَقَالَ شِيْعَتُنَا مَنْ قَدَّمَ مَا اسْتُحْسِنَ وَاَمْسَكَ مَا اسْتُقْبِحَ وَاَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَارَعَ بِالْاَمْرِ الْجَمِيْلِ رَغْبَةً اِلٰى رَحْمَةِ

الْجَلِيْلِ، فَدَاكَ مِنَّا وَاِلَيْنَا وَمَعَنَا حَيْثُ مَا كُنَّا۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کو مقدم رکھے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور اللہ کی رحمت کے شوق میں بڑے کام سرانجام دے۔ ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

۳۳- اوصافِ شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ

خَرَجَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُوْنَ فَقَالَ

مَنْ اَنْتُمْ وَمَا اجْتِمَاعُكُمْ؟

فَقُلْنَا قَوْمٌ مِنْ شِيْعَتِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَقَالَ مَالِيْ، لَا اَرٰى سِيْمَاءَ الشِّيْعَةِ عَلَيْكُمْ، فَقُلْنَا وَمَا سِيْمَاءُ الشِّيْعَةِ؟ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

صُفْرُ الْوُجُوْهِ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ، غُمْشُ الْعُيُوْنِ مِنْ مَحَافَةِ اللّٰهِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنَ الصِّيَامِ، عَلَيْهِمْ عَبْرَةُ الْخَاشِعِيْنَ۔

اصبغ بن نباتہ روی ہیں کہ ایک دن امیر المومنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جب کہ ہم ایک جگہ کٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپؑ نے فرمایا تم کون ہو اور یہ تمہارا اجتماع کیسا ہے؟

ہم نے کہا امیر المومنینؑ ہم آپؑ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔

آپؑ نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے مجھے تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا سوز شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ خوف خدا سے ان کی آنکھیں اشک ریز ہوتی ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر عاجزی کرنے والوں کا شعار ہوتا ہے۔

۳۴-شیعوں کا چال چلن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

بن رحمہ اللہ قال حدثنی سعد بن عبد اللہ رفعہ عن یونس بن بصیر

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ صِفْ لِیْ شِیْعَتَکَ؟

قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) شِیْعَتُ مَنْ لَا یَعْدُوْ صَوْتُہٗ سَمْعَہٗ، وَلَا شَخْصُہٗ بَدَنَہٗ وَلَا یَطْرَحُ کَلَّہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ، وَلَا یَسْئَلُ غَیْرَ اِخْوَانِہٖ وَلَوْ مَاتَ جُوْعًا. شِیْعَتُ مَنْ لَا یَعِیْرُ هَرِیْرَ الْکَلْبِ، وَلَا

یَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ،

شِیْعَتُ الْخَفِیْفَۃُ عَیْشُہُمُ الْمُنْتَقِلَۃُ دِیَارُھُمْ، شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ مَعْلُوْمٌ، وَیَتَوَاسَوْنَ وَعِنْدَ الْمَوْتِ لَا یَجْزَعُوْنَ، وَفِیْ قُبُوْرِھِمْ، یَتَزَاوَرُوْنَ، قَالَ قُلْتُ

جُعِلْتُ فِدَاکَ، فَاَیْنَ اَصْنَافُھُمْ؟

قَالَ فِیْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ وَبَیْنَ الْاَسْوَاقِ، کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کِتَابِہٖ " اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ "۔

بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا میری جان آپ پر قربان ہو ہمارے لیے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیں؟

امامؑ نے فرمایا ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی صدا اس کے کان تک نہ پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے بارش کو کسی اور کے اوپر نہ برسائے بھوک سے مر جائے لیکن اپنے برادر دینی کے علاوہ کسی کے سامنے دست دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح حفاظت نہیں کرتا اور کوے کی طرح طمع نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور عافیت زندگی بسر کرتا ہے اور وہ قناعت پسندی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے اموال سے دوسروں کا حق ادا کرتے ہیں اور یہ دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے یہ دوسرے کی قبروں کی زیارت

کرتے ہیں۔

بوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا میری جان آپؑ پر قربان ہو ایسے فرد کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا

زمین کے اطراف و اکناف' بازاروں کے درمیان' جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

مومنین کے مقابل میں فروتر ہیں اور کافروں کے مقابل میں عزت دار ہیں۔

۳۵-متقی لوگوں کی علامات

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ لُؤْلُؤِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيْرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

قَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ وَكَانَ عَابِدًا۔ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ صِفْ لِيَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَتَثَاقَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فِيْ جَوَابِهٖ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ فَقَالَ هَمَّامٌ

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهٖ وَحَبَاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا اَنَالَكَ وَاَعْطَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِيْ۔

فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حِيْنَ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ اٰمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِاَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصَاهُ مِنْهُمْ، وَلَا تَنْفَعُهُ طَاعَةُ مَنْ اَطَاعَهُ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَ اِنَّمَا اَهْبَطَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَ حَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ عُقُوْبَةً لِمَا صَنَعَا حَيْثُ نَهَاهُمَا فَخَالَفَاهُ وَاَمَرَهُمَا فَعَصَيَاهُ

فَالْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَهْلُ الْفَضَائِلِ، مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ مَلْبَسُهُمُ الْاِقْتِصَادُ، وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُعُ، خَضَعُوْا لِلّٰهِ بِاطَاعَةِ فَبَهَتُوْا غَاضِيْنَ اَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَاقِفِيْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ نَزَلَتْ اَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ

كَالَّتِي نَزَلَتْ بِهِمْ فِي الرَّخَاءِ، رِضًا مِنْهُمْ عَنِ اللهِ بِالْقَضَاءِ، وَلَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ، وَخَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ، وَصَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ، فَهُمْ وَالْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُنَعَّمُونَ، وَهُمْ وَالنَّارُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، وَشُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ، وَأَجْسَادُهُمْ نَحِيفَةٌ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ، وَأَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ، وَمُؤُونَتُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا عَظِيمَةٌ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً قِصَارًا، أَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً تِجَارَةً مُرْبِحَةً يَسَّرَهَا لَهُمْ رَبٌّ كَرِيمٌ أَرَادَتْهُمُ الدُّنْيَا وَلَمْ يُرِيدُوهَا، وَطَلَبَتْهُمْ فَأَعْجَزُوهَا، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ، تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُونَهُ تَرْتِيلًا، يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِهِ وَتَهِيجُ أَحْزَانُهُمْ بُكَاءً عَلَى ذُنُوبِهِمْ وَوَجَعَ كُلُومِ جِرَاحِهِمْ وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ وَأَبْصَارَهُمْ فَاقْشَعَرَّتْ مِنْهَا جُلُودُهُمْ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا قُلُوبُهُمْ، وَظَنُّوا أَنَّ صَهِيلَ جَهَنَّمَ وَزَفِيرَهَا وَشَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ، وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا، وَتَطَلَّعَتْ أَنْفُسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقًا، فَظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبُ أَعْيُنِهِمْ حَاثِّينَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ

يُمَجِّدُونَ جَبَّارًا عَظِيمًا، مُفْرَشِينَ جِبَاهَهُمْ وَأَكُفَّهُمْ وَأَطْرَافَ أَقْدَامِهِمْ وَرُكَبَهُمْ، تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ، يَجْئَرُونَ إِلَى اللهِ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ،

وَأَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ بَرَرَةٌ أَتْقِيَاءُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ بَرْيَ الْقِدَاحِ فَهُمْ أَمْثَالُ الْفِرَاخِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ يَقُولُ قَدْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ إِذَا فَكِرُوا فِي عَظَمَةِ اللهِ وَشِدَّةِ سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَأَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَزَّعَ ذَلِكَ قُلُوبَهُمْ وَطَاشَتْ حُلُومَهُمْ وَذَهَلَتْ عُقُولُهُمْ وَإِذَا اسْتَفَاقُوا بَادَرُوا إِلَى اللهِ بِالْأَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ لَا يَرْضَوْنَ لِلَّهِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا يَسْتَكْثِرُونَ لَهُ الْجَزِيلَ فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُونَ وَمِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ، إِنْ زُكِّيَ أَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي، وَرَبِّي أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنِّي اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، فَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوبِ، وَمِنْ عَلَامَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ، وَحَزْمًا فِي لِينٍ، وَإِيمَانًا فِي يَقِينٍ وَحِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ، وَكَسْبًا فِي رِفْقٍ وَشَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ، وَقَصْدًا فِي غِنَاءٍ،

وَخُشُوْعًا فِيْ عِبَادَةٍ، وَ تَحَمُّلًا فِيْ دِقَّةٍ وَصَبْرًا فِيْ شِدَّةٍ
وَرَحْمَةً لِلْمَجْهُوْدِ وَاِعْطَاءً فِيْ حَقٍّ، وَ رِفْقًا فِيْ كَسْبٍ، وَ طَلَبًا
لِلْحَلَالِ، وَنَشَاطًا فِي الْهُدٰى وَ تَحَرُّجًا عَنِ الطَّمَعِ، وَ بِرًّا فِيْ
اسْتِقَامَةٍ، وَاِغْمَاضًا عِنْدَ شَهْوَةٍ، لَا يُعْزُبُ شَيْءٌ مِنْ جَهْلِهٖ، وَلَا
يَدَعُ اِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ، مُسْتَنْبِطًا لِنَفْسِهٖ فِي الْعَمَلِ يَعْمَلُ
الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَهُوَ عَلٰى وَجَلٍ، يُمْسِيْ وَهَمُّهُ الشُّكْرُ، وَ
يُصْبِحُ وَشُغْلُهُ الذِّكْرُ يَبِيْتُ حِذِرًا، وَ يُصْبِحُ فَرِحًا، حَذِرًا لِمَا
حُذِّرَ مِنَ الْغَفْلَةِ وَ فَرِحًا بِمَا اَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ، اِنِ
اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ نَفْسُهٗ فِيْمَا تَكْرَهُ لَمْ يُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيْمَا اِلَيْهِ
ضُرُّهٗ وَ فَرِحُهٗ فِيْمَا يَخْلُدُ وَ يَطُوْلُ وَ قُرَّةُ عَيْنِهٖ فِيْمَا لَا يَزُوْلُ، وَ
رَغْبَتُهٗ فِيْمَا يَبْقٰى وَزَهَادَتُهٗ فِيْمَا يَفْنٰى، يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ،
وَيَمْزُجُ الْعِلْمَ بِالْعَقْلِ، تَرَاهُ بَعِيْدًا كَسَلُهٗ، دَائِبًا نِشَاطُهٗ، قَرِيْبًا
اَمَلُهٗ قَلِيْلًا زَلَلُهٗ، مُتَوَقِّعًا اَجَلَهٗ، خَاشِعًا قَلْبُهٗ، ذَاكِرًا رَبَّهٗ، خَزِيْنًا
ذَنْبُهٗ قَانِعًا نَفْسُهٗ، مُتَغَيِّبًا جَهْلُهٗ، سَهْلًا اَمْرُهٗ، حَرِيْزًا دِيْنُهٗ، مَيِّتَةً
شَهْوَتُهٗ كَاظِمًا غَيْظَهٗ، صَافِيًا خُلُقُهٗ، آمِنًا مِنْهُ جَارُهٗ، ضَعِيْفًا
كِبْرُهٗ، مَيِّتًا ضَرُّهٗ كَثِيْرًا ذِكْرُهٗ مُحْكَمًا اَمْرُهٗ، لَا يُحَدِّثُ بِمَا
يُؤْتَمَنُ عَلَيْهِ الْاَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهٗ لِلْاَعْدَاءِ وَلَا يَعْمَلُ
شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً، وَلَا يَتْرُكُهٗ حَيَاءً اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَامُوْلٌ،

وَشَرُّ مِنْهُ مَاْمُوْنٌ، اِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِيْنَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ
وَاِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِيْنَ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، يَعْفُوْ عَمَّنْ
ظَلَمَهٗ وَ يُعْطِيْ مَنْ حَرَمَهٗ، وَيَصِلُ مَنْ قَطَعَهٗ، لَا يَعْزُبُ حِلْمُهٗ
وَلَا يَعْجَلُ فِيْمَا يَرِيْبُهٗ، وَ يَصْفَحُ عَمَّا قَدْ تَبَيَّنَ لَهٗ بَعِيْدًا جَهْلُهٗ
لَيِّنًا قَوْلُهٗ، غَرِيْبًا مَكْرُهٗ، قَرِيْبًا مَعْرُوْفُهٗ، صَادِقًا قَوْلُهٗ، حَسَنًا
فِعْلُهٗ، مُقْبِلًا خَيْرُهٗ، مُدْبِرًا شَرُّهٗ، فَهُوَ فِي الزَّلَازِلِ وَقُوْرٌ، وَفِي
الْمَكَارِهِ صَبُوْرٌ، وَفِي الرَّخَاءِ شَكُوْرٌ، لَا يَحِيْفُ عَلٰى مَنْ
يُبْغِضُ وَلَا يَاْثَمُ عَلٰى مَنْ يُحِبُّ، لَا يَدَّعِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ وَلَا
يَجْحَدُ حَقًّا هُوَ عَلَيْهِ، يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ اَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ، وَلَا
يُضَيِّعُ مَا اسْتُحْفِظَ وَلَا يَنْسٰى مَا ذُكِّرَ، وَلَا يُنَابِزُ بِالْاَلْقَابِ، وَلَا
يَبْغِيْ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَهُمُّ بِالْحَسَدِ، وَلَا يَضُرُّ بِالْجَارِ، وَلَا
يَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ، سَرِيْعٌ اِلَى الصَّلَوَاتِ، مُؤَدٍّ لِلْاَمَانَاتِ،
بَطِيْءٌ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ، لَا
يَدْخُلُ فِي الْاُمُوْرِ بِجَهْلٍ، وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ بِالْعَجْزِ، اِنْ
صَمَتَ لَمْ يَغُمَّهٗ صَمْتُهٗ، وَاِنْ نَطَقَ لَمْ يَقُلْ خَطَاً وَاِنْ ضَحِكَ لَمْ
يَعْدُ صَوْتُهٗ سَمْعَهٗ، قَانِعًا بِالَّذِيْ قُدِّرَ لَهٗ، وَلَا يَجْمَحُ بِهِ الْغَيْظُ
وَلَا يَغْلِبُهُ الْهَوٰى وَلَا يَقْهَرُهُ الشُّحُّ، وَلَا يَطْمَعُ فِيْمَا لَيْسَ لَهٗ،
يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ وَيَسْاَلُ لِيَفْهَمَ، لَا يَنْصِتُ

لِيُعْجَبَ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَفْخَرَ عَلَى مَنْ سِوَاهُ، إِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ، حَتَّى يَكُوْنَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ يَنْتَقِمُ لَهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِيْ عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِيْ رَاحَةٍ، اَتْعَبَ نَفْسَهُ لِاٰخِرَتِهِ وَاَرَاحَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَنَزَاهَةٌ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِيْنٌ وَرَحْمَةٌ، فَلَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَلَا عَظَمَةٍ، وَلَا دُنُوُّهُ بِخَدِيْعَةٍ وَلَا خَلَابَةٍ، بَلْ يَقْتَدِيْ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ، وَهُوَ اِمَامٌ لِمَنْ خَلْفَهُ مِنْ اَهْلِ الْبِرِّ قَالَ فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعْقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيْهَا۔

فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَخَافُهَا عَلَيْهِ، وَاَمَرَبِهٖ فَجُهِّزَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِاَهْلِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ فَمَا بَالُكَ اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وَيْلَكَ اِنَّ لِكُلِّ اَجَلٍ لَنْ يَعْدُوْهُ، وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ، فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَاِنَّمَا نَفَثَ عَلٰى لِسَانِكَ الشَّيْطَانُ۔

عبدالرحمٰن بن کثیر کا بیان ہے کہ چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا

امیر المومنین علیہ السلام کا ایک عظیم عبادت گزار ہمام نامی صحابی اپنی جگہ

سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا

اے امیر المومنینؑ! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں گویا کہ میں ان کو دیکھ سکوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تامل کیا اور پھر فرمایا

اے ہمام! تیرے اوپر افسوس ہے خدا سے ڈر اور نیکوکار بن جا کیونکہ خدا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔

ہمام اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد و ثنائے پروردگار اور صلوات و سلام کے بعد ارشاد فرمایا

اس بعد پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا۔ نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔

اس نے سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی۔ اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل و کمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق و صواب، ان کا لباس معتدل، ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دیا ہے ان سے نظروں کو نیچا رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو ان علوم کے لیے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے نفوس بلاء و آزمائش میں ایسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت و آرام میں۔ اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روحیں ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں

کہ انھیں ثواب کا شوق ہے اور عذاب کا خوف۔ خالق کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے اوجھل ہے۔ جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں۔ ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کے جسم نحیف اور غ ہیں اور ان کی ضروریات بہت درجہ مختصر اور ان کے نفوس بھی طیب و طاہر ہیں۔ انھوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ہمیشہ کی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا۔ دنیا نے انھیں بہت چاہا لیکن انھوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انھیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انھوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔

راتوں کے وقت مصلّی پر کھڑے رہتے ہیں۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیماری دل کا علاج کرتے ہیں۔ جب کسی آیت ترغیب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب و تخویف سے گزرتے ہیں تو اس کے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور دوزخ کی چیخ پکار مسلسل ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی، ہتھیلی، گھٹنوں اور گھٹنوں کو فرش خاک کیے رہتے ہیں۔

پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دے۔

اس کے بعد دن کے وقت یہ علماء، دانش مند، نیک کردار اور پرہیزگار ہوتے ہیں جیسے انھیں تیر نظر نے تیر کی طرح خوف خدا نے تراش ہو۔ دیکھنے والا انھیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انھیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے کہ یہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں ورنہ کثیر عمل کو شے سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے نفس ہی کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔

خدایا مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسن ظن سے بھی بہتر قرار دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنھیں یہ سب نہیں جانتے ہیں۔

ان کی علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت، نرمی میں شدت، احتیاط، یقین میں ایمان، علم کے بارے میں طمع، حلم کی منزل میں علم، مالداری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع، قلب، فاقہ میں حوصلہ، سختیوں میں صبر، حلال کی طلب، ہدایت میں نشاط، لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے اور صبح کے وقت ذکر الٰہی۔ خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرح و سرور میں صبح۔ جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل و رحمت کا وعدہ کیا گیا

ہے اس سے خوش رہتے ہیں۔ اگر نفس ناگوار امر کے لیے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک، زوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیاء کے بارے میں ہے۔ یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں۔ تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر، ان کو خاشع، نفس کو قانع، کھانے کو معمولی، معاملات کو آسان، دین کو محفوظ، خواہشات کو مردہ اور غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے۔

ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ غافلوں میں نظر آئیں تو بھی یاد خدا کرنے والوں میں کہے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔ محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں۔ قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ لغویات سے دور، نرم کلام، منکرات غائب، نیکیاں حاضر، خیر آتا ہوا، شر جاتا ہوا، زلزلوں میں باوقار، دشواریوں میں صابر، آسانیوں میں شکر گزار، دشمن پر ظلم نہیں کرتے ہیں، چاہے والوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے ہیں۔ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔ جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں ہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑھاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے۔ حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور کلمہ حق سے باہر نہیں آتے ہیں۔ یہ چپ رہیں تو ان کی خموشی ہم و غم کی بنا پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ہیں۔ ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تاکہ خدا

ان کا انتقام لے۔ ان کا اپنا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ انھوں نے اپنے نفس کو آخرت کے لیے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آزاد ہو گئے ہیں۔ دور رہنے والوں سے ان کی دوری زہد اور پاکیزگی کی بنا پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت رحمی اور مرحمت کی بنا پر ہے۔ نہ دوری تکبر و برتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت مکر و فریب کا نتیجہ۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

تو امیر المومنین نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبان تقویٰ کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے۔

یہ سننا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر ایسا اثر کیوں نہیں ہوا؟

تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا برا کرے۔ ہر اجل کے لیے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھانا ممکن ہے اور ہر شر کے لیے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ناممکن ہے۔ خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا۔ یہ شیطان نے تیری زبان پر اپنا جادو سونگھ دیا ہے۔

۳۶۔ مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الثَّلَاثُوْنَ)

ابی رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عبد اللہ عن صفوان بن مہران قال

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَام)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ اِذَا غَضِبَ لَمْ یُخْرِجْہُ غَضَبُہٗ مِنْ حَقٍّ وَالَّذِیْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یُدْخِلْہُ رِضَاہُ فِیْ بَاطِلٍ، وَالَّذِیْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَاْخُذْ اَکْثَرَ مِنْ حَقِّہٖ۔

صفوان بن مہران کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن تو بس وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ راضی ہو تو اس کی رضا اسے کو باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

۳۷- تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ

قَالَ

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَام)

یَا عَلِیَّ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ لَا یَغُرَّنَّکَ بُکَاؤُھُمْ، فَاِنَّ التَّقْوٰی فِی الْقَلْبِ۔

علی بن عبدالعزیز راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا علی بن عبدالعزیز! جو لوگ ظاہر دین دار ہیں ان کا رونا کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو۔

۳۸- اسرار آل محمدؐ کے فاش کرنے سے ممانعت

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ

عَنْ

اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَام) یَقُوْلُ

وَصِیْکُمْ عِبَادَاللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلٰی اَکْتَافِکُمْ فَتَذِلُّوْا اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" ثُمَّ قَالَ عُوْدُوْا مَرْضَاھُمْ، وَاشْھَدُوْا جَنَائِزَھُمْ، وَاشْھَدُوْا لَھُمْ وَعَلَیْھِمْ، وَصَلُّوْا مَعَھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ، وَاَقْضُوْا حُقُوْقَھُمْ،

ثُمَّ قَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ عَلٰی قَوْمٍ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ یَتْبَعُوْنَ بِقَوْمٍ وَیَاْخُذُوْنَ بِقَوْلِھِمْ، فَیَاْمُرُوْنَھُمْ وَیَنْھَوْنَھُمْ وَلَا یَقْبَلُوْنَ مِنْھُمْ وَیُذِیْعُوْنَ حَدِیْثَھُمْ عِنْدَ عَدُوِّھِمْ فَیَاْتِیْ عَدُوُّھُمْ اِلَیْھِ فَیَقُوْلُوْنَ

اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ وَیَرْوُوْنَ کَذَا وَکَذَا، فَنَقُوْلُ لَھُمْ

نَحْنُ اَسْرَعُ مِمَّنْ یَقُوْلُ ھٰذَا فَنَقَعُ عَلَیْھِمُ الْبَرَائَۃُ۔

محمد بن شاہ راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ

کہتے ہوئے سنا

بندگانِ خدا! میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (اسرارِ آلِ محمدؐ فاش کر کے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرما رہا ہے "لوگوں سے اچھی گفتگو کرو"۔

پھر آپ نے فرمایا

تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شمولیت اختیار کرو اور ان کے فائدہ اور نقصان کے لیے گواہیاں دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔

یاد رکھو کسی بھی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کر رہے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنے رہبروں کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں اور ان کی رازدارانہ گفتگو کو دشمنوں کے سامنے نقل کریں۔ پھر ان کے دشمن ان کی باتیں سن کر ہمارے پاس آئیں اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایات کر رہے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں ہم ایسی بات کرنے والے سے بیزار ہیں اور یوں وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں۔

۳۹۔ شیعوں سے امامؑ کی توقعات

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حدثنی محمد بن الحسن بن احمد بن الولید رحمہ اللہ عن

احمد بن الحسین بن ابی الخطاب باسنادہ عن عبد اللہ بن زیاد قال

سَلَّمْنَا عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) بِمِنًی، ثُمَّ قُلْتُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّ قَوْمًا مُجْتَازُوْنَ لَیْسَتْ نُطِیْقُ ھٰذَا الْمَجْلِسَ مِنْکَ کُلَّمَا اَرَدْنَاہُ فَاَوْصِنَا قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)

عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَصِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَۃِ وَحُسْنِ الصُّحْبَۃِ لِمَنْ صَحِبَکُمْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ، صَلُّوْا فِیْ مَسَاجِدِھِمْ وَعُوْدُوْا مَرْضَاھُمْ وَاتَّبِعُوْا جَنَائِزَھُمْ فَاِنَّ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَنَّ شِیْعَتَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ کَانُوْا خِیَارَ مَنْ کَانُوْا مِنْھُمْ، اِنْ کَانَ فَقِیْہٌ کَانَ مِنْھُمْ، وَاِنْ کَانَ مُؤَذِّنٌ کَانَ مِنْھُمْ، وَاِنْ کَانَ اِمَامٌ کَانَ مِنْھُمْ، وَاِنْ کَانَ صَاحِبُ اَمَانَۃٍ کَانَ مِنْھُمْ وَاِنْ کَانَ صَاحِبُ وَدِیْعَۃٍ کَانَ مِنْھُمْ، وَکَذٰلِکَ کُوْنُوْا حَبِّبُوْنَا اِلَی النَّاسِ وَلَا تُبَغِّضُوْنَا اِلَیْھِمْ۔

عبد اللہ بن زیاد راوی ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر سلام کیا اور ان سے عرض کیا

"فرزند رسولؐ! ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور آپ کے پاس ٹک کر نہیں رہ سکتے لہٰذا آپ ہمیں دین کی ضروری باتوں کی نصیحت کریں۔

آپ نے فرمایا میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ، راست گوئی، ادائیگی امانت، اپنے ہم شیعوں سے حسن سلوک، سلام عام کرنے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے

مخالفین کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں کی مشایعت کرو۔

میرے والد علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے۔ اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا اور اگر کوئی مؤذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو ان سب کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوا کرتا تھا۔ تم بھی انہی شیعوں جیسے شیعہ ہو اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی بدکرداری سے ہمیں قابل نفرت نہ بناؤ۔

۴۰- اوصاف شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ الْاَرْبَعُوْنَ)

ابی رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابراهیم بن هاشم عن ابیه عن اسماعیل بن مهران عن حمران بن اعین عن

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

كَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَاعِدًا فِیْ بَيْتِهٖ اِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَقَالَ

يَا جَارِيَةُ اُنْظُرِیْ مَنْ بِالْبَابِ؟ فَقَالُوْا

قَوْمٌ مِنْ شِيْعَتِكَ، فَوَثَبَ عَجْلَانَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَقَعَ، فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ وَنَظَرَ اِلَيْهِمْ رَجَعَ، وَقَالَ كَذَبُوْا فَاَيْنَ السَّمْتُ فِی

الْوُجُوْهِ؟ اَيْنَ اَثَرُ الْعِبَادَةِ؟ اَيْنَ سِيْمَاءُ السُّجُوْدِ؟ اِنَّمَا شِيْعَتُنَا يُعْرَفُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشَعَثِهِمْ، قَدْ قَرَحَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمُ الْاَنَافَ، وَدَثَّرَتِ الْجِبَاهَ وَالْمَسَاجِدَ، خُمْصُ الْبُطُوْنِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ، قَدْ هَيَّجَتِ الْعِبَادَةُ وُجُوْهَهُمْ، وَاَخْلَقَ سَهَرُ اللَّيَالِیْ وَقَطْعُ الْهَوَاجِرِ جُثَثَهُمْ، اَلْمُسَبِّحُوْنَ اِذَا سَكَتَ النَّاسُ، وَالْمُصَلُّوْنَ اِذَا نَامَ النَّاسُ، وَالْمَحْزُوْنُوْنَ اِذَا فَرِحَ النَّاسُ يُعْرَفُوْنَ بِالزُّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمْ بِالْجَنَّةِ۔

حمران بن اعین راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

ایک دن امام سجاد علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے ان کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کہ کون آیا ہے؟

دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولا سے عرض کریں کہ دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ لفظ شیعہ سن کر امام سجاد بڑی تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ جب آپ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ فوراً واپس آ گئے اور فرمایا

انہوں نے جھوٹ کہا۔ ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات ہی کہاں ہے؟ آثار عبادت کہاں ہیں؟ سجدہ کی علامات کہاں ہیں؟ ہمارے شیعوں کی تو پہچان عبادت ہی اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت یعنی طویل

خدا کی معرفت ان کے ناک رکھی ہوتی ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیوں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوتے ہیں۔ راتوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوتے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے متورم ہوتے ہیں اور شب بیداری اور راتوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سوئے ہوتے ہیں تو وہ مناجات پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصول جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

۴۱- مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)

مَنْ اَقَرَّ بِسِتَّۃِ اَشْیَاءَ فَھُوَ مُؤْمِنٌ اَلْبَرَاءَۃِ مِنَ الْغُلُوِّ غِیْبَۃٍ، وَالْاِقْرَارِ بِالْوِلَایَۃِ، وَالْاِیْمَانِ بِالرَّجْعَۃِ وَالْاِسْتِحْلَالِ لِلْمُتْعَۃِ، وَتَحْرِیْمِ الْخَمْرِ وَتَرْکِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

عبیداللہ راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھ چیزوں کا اقرار کرے تو وہ مومن ہے۔

۱- ستم گاروں اور طاغوتوں سے برأت کرے۔

۲- اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار کرے۔

۳- رجعت پر ایمان لائے۔

۴- متعہ کو حلال سمجھے۔

۵- بے چھلکے اور سانپ مچھلی کو حرام سمجھے۔

۶- موزوں پر مسح کرنے سے پرہیز کرے۔

۴۲- مومن کی سخت مزاجی کی وجہ

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیُّ عَنْ سَعْدَۃَ بْنِ صَدَقَۃَ

عَنِ الصَّادِقِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ:

مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ اَحَدُّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) لِاَنَّ عِزَّ الْقُرْاٰنِ فِیْ قَلْبِہٖ وَمَحْضَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ، وَھُوَ یَعْبُدُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ، مُطِیْعٌ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ مُصَدِّقٌ، قِیْلَ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ یَکُوْنُ اَشَحَّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) لِاَنَّہٗ یَکْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ حَلٍّ وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِیْزٌ فَلَا یُحِبُّ اَنْ یُفَارِقَہٗ

لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُسْرِ مَطْلَبِهِ، وَإِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ

قِيلَ مَا عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَرْبَعَةٌ، نَوْمُهُ كَنَوْمِ الْغَرْقَى وَأَكْلُهُ كَأَكْلِ الْمَرْضَى، وَبُكَاؤُهُ كَبُكَاءِ الثَّكْلَى، وَقُعُودُهُ كَقُعُودِ الْمَوَاثِبِ قِيلَ لَهُ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِحِفْظِهِ فَرْجَهُ عَنْ فُرُوجِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا تَمِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا، وَإِذَا ظَفِرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفَى بِهِ وَاسْتَغْنَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَقَالَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ)

إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ

عِلْمُهُ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ، وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ الْبَدَنِ نَحِيفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ،

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ وَذَلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ

أَحَدٌ أَنْ يَنْحَتَ مِنْ دِينِهِ شَيْئًا وَذَلِكَ لِضَنِّهِ بِدِينِهِ وَشُحِّهِ عَلَيْهِ۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مومن تیز و تند کیوں ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں قرآن کی عزت اور خالص ایمان ہوتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ مومن اللہ کا اطاعت گزار اور اس کے پیغمبر کا تصدیق کنندہ ہوتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن بعض اوقات انتہائی بخیل ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حلال ذرائع سے رزق حاصل کرتا ہے اور طلب حلال بڑی دشوار ہوتی ہے اس لیے وہ جس رزق کو بڑی مشکل سے حاصل کر چکا ہوتا ہے وہ اس سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کبھی وہ سخاوت کرتا ہے تو اسے جائز مقام پر ہی خرچ کرتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ مومن کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا مومن کی چار علامتیں ہیں

۱- اس کی نیند اس شخص کی نیند جیسی ہوتی ہے جو ڈوب رہا ہو۔

۲- اس کی غذا کسی بیمار کی طرح سے ہوتی ہے۔

۳- اور وہ پسر مرد و ماں کی طرح سے گریہ کرتا ہے۔

۴- اس کا بیٹھنا کسی ہراساں فرد کی طرح سے ہوتا ہے۔

آپؑ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن کبھی نکاح کا دوسروں کی بہ نسبت زیادہ ارادہ ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنی شرمگاہ کو حرام شرمگاہوں سے محفوظ رکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جسمی خواہش اسے کہیں ادھر ادھر نہ کرتی پھرے۔ اور جب وہ حلال حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ اس پر اکتفا کرتا ہے اور حرام سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا مومن میں تین صفات ایسی جمع ہوتی ہیں جو کسی غیر مومن میں جمع نہیں ہوتیں

۱- وہ خدا کی معرفت رکھتا ہے۔

۲- وہ خدا کے محبوب افراد کی معرفت رکھتا ہے۔

۳- جن لوگوں سے خدا کو نفرت ہے وہ انہیں بھی پہچانتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: مومن کی قوت اس کے دل میں ہوتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ مومن تمہیں کمزور جسم والا اور ضعیف البدن دکھائی دیتا ہے مگر اس کے باوجود وہ رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا مومن دین میں سخت پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے کیونکہ حوادث کے نتیجہ میں پہاڑ کی اونچائی کم ہو سکتی ہے لیکن مومن کے دین میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنے دین کے متعلق انتہائی بخیل ہوتا ہے یعنی دین کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۴۳- مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِاِئْتِمَانِ النَّاسِ اِيَّاهُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ،

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ، اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپؐ نے فرمایا

کیا میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ مومن کو مومن کیوں کہا گیا ہے؟ اسے اس لیے مومن کا لقب دیا گیا کہ لوگ اسے اپنی جان و مال کا امین سمجھتے ہیں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلم کون ہے؟

مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامتی حاصل کریں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟

مہاجر وہ ہے جو برائیوں اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔

۴۴- علامت مومن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

انہی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا
جس شخص کو برائی ناگوار لگے اور بھلائی سے خوش کرے تو وہ مومن ہے۔

۴۵- مومن کے لیے ناپسندیدہ بات

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

ابی رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عبداللہ عن حبیب الخثعمی عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ
مَا اَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
مومن کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کی طرف شوق رکھتا ہو جو اس کی ذلت کا موجب ہو۔

۴۶- برص سے حفاظت

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)
اَلْبَرَصُ شَبِيْهُ الْجُذَامِ لَا يَكُوْنُ فِيْنَا وَلَا فِيْ ذُرِّيَّتِنَا وَلَا فِيْ شِيْعَتِنَا۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
برص (بھیسری) جذام کی شبیہ ہے اسی لیے یہ بیماری ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے شیعوں میں نہیں ہوتی۔

۴۷- ہر رزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن احمد بن ابی عبداللہ عن حسین بن عمرو قال
قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَشَدُّ مِنْ زُبَرِ الْحَدِيْدِ، اِنَّ الْحَدِيْدَ اِذَا دَخَلَ النَّارَ تَغَيَّرَ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِّلَ ثُمَّ نُشِرَ ثُمَّ قُتِّلَ لَمْ يَتَغَيَّرْ قَلْبُهُ۔

حسین بن عمرو راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
مومن لوہے کے ٹکڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت بدل جاتی ہے جب کہ مومن تا

مضبوط ہوتا ہے کہ اگر اسے قتل کیا جائے پھر اٹھایا جائے اور پھر قتل کیا جائے تو بھی اس کا دل متغیر نہیں ہوتا۔

۴۸-مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّمِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حدثنا الحسن بن محمد رحمة الله عن المفضل قال

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَصْلٍ وَاحِدٍ، لَا يَدْخُلُ فِيْهِمْ دَاخِلٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ، مِثْلُهُمْ وَاللّٰهِ مَثَلُ الرَّاْسِ فِى الْجَسَدِ، وَمَثَلُ الْاَصَابِعِ فِى الْكَفِّ، فَمَنْ رَاَيْتُمْ يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِاَنَّهٗ مُنَافِقٌ۔

مفضل راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا ہے۔ باہر سے نہ تو کوئی ان میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کے گروہ سے نکل سکتا ہے۔ ان کی مثال جسم میں سر اور ہتھیلی میں انگلیوں جیسی ہے۔ تم جس کو اس کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے منافق گواہی دو کہ وہ حتماً منافق ہے۔

۴۹-موسمِ سرما اور مومن

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حدثنا محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله، عن محمد بن سليمان الديلمي، قال سمعت

اَبَا عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

اَلشِّتَاءُ رَبِيْعُ الْمُؤْمِنِ يَطُوْلُ فِيْهِ لَيْلُهٗ فَيَسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلٰى قِيَامِهٖ۔

محمد بن سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا

موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔ اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں اور مومن شب زندہ داری کے لیے اس سے مدد حاصل کرتا ہے۔

۵۰-مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ اٰمَنَهٗ مِنَ الْعَمٰى فِى الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الشَّقَاءِ يَعْنِىْ عَمٰى الْبَصَرِ۔

معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے دنیاوی آزمائشوں سے مومن کو محفوظ نہیں رکھا البتہ اسے آخرت کے اندھے پن اور اسے شقاوت جو کہ آخرت کا اندھا پن ہے سے

نجات دی ہے۔

۵۱-مومن محروم نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد عن سعید بن غزوان قال

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَکُوْنُ مُحَارِفًا۔

سعید بن غزوان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن (خیر سے) محروم نہیں کرتا۔

۵۲-ایمان کی تین علامتیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد عن صالح بن بهیثم عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ اسْتَکْمَلَ خِصَالَ الْاِیْمَانِ،

مَنْ صَبَرَ عَلَی الظُّلْمِ فَکَظَمَ غَیْظَهُ وَاحْتَسَبَ وَعَفَا،

کَانَ مِمَّنْ یُدْخِلُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَیَشْفَعُ فِیْ مِثْلِ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ۔

صالح بن بہثم کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس میں تین صفات موجود ہوں تو اس نے صفات ایمان کی تکمیل

کر لی۔ جو کوئی اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم پر صبر کرے اور اپنا غصہ پی جائے اور اپنے دونوں عمل کا بدلہ خدا سے طلب کرے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جنہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور انہیں قبیلہ ربیعہ و مضر کے قبائل کے بارے میں شفاعت عطا فرمائے گا۔

۵۳-مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد عن زید عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

لَنْ تَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی تَکُوْنُوْا مُؤْتَمِنِیْنَ وَحَتّٰی تَعُدُّوْا نِعْمَةَ الرَّخَاءِ مُصِیْبَةً وَذٰلِکَ اَنَّ الصَّبْرَ عَلَی الْبَلَاءِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَافِیَةِ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔

زید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک لوگوں کی نظر میں قابل اعتماد حیثیت کا درجہ حاصل نہیں کر لیتے اور تم مومن تو اس وقت ہو گے جب تم فراخی اور فراوانی کو اپنے لیے مصیبت سمجھو گے۔ کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا وسعت و فراخی کی عافیت سے کہیں بہتر ہے۔

۵۴- صفاتِ مومن

(اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ رحمہ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ صِفْ لِیَ الْمُؤْمِنَ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

قُوَّةٌ فِی دِيْنٍ، وَحَزْمٌ فِی لِيْنٍ، وَاِيْمَانٌ فِیْ يَقِيْنٍ، وَحِرْصٌ فِیْ فِقْهٍ، وَنَشَاطٌ فِیْ هُدًی، وَبِرٌّ فِی اسْتَقَامَةٍ، وَعِلْمٌ فِیْ حِلْمٍ، وَشُكْرٌ فِیْ رِفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِیْ حَقٍّ، وَقَصْدٌ فِیْ غِنًی، وَتَجَمُّلٌ فِی فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِیْ قُدْرَةٍ، وَطَاعَةٌ فِیْ نَصِيْحَةٍ، وَوَرَعٌ فِیْ رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِیْ جِهَادٍ، وَصَلٰوةٌ فِیْ شُغْلٍ، وَصَبْرٌ فِیْ شِدَّةٍ، وَفِی الْهَزَاهِزِ وَقُوْرٌ، وَفِی الْمَكَارِهِ صَبُوْرٌ، وَفِی الرَّخَاءِ شَكُوْرٌ، وَلَا يَعْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ، وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ، وَلَيْسَ بِوَاهٍ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا يَسْبِقُهُ بَطْرُهُ، وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ، وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ، وَلَا يَقْتُرُ وَلَا يُبَذِّرُ وَلَا يُسْرِفُ، يَنْصُرُ الْمَظْلُوْمَ وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِيْنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِیْ عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِیْ رَاحَةٍ لَا يَرْغَبُ فِی الدُّنْيَا وَلَا يَفْزَعُ مِنْ مَهَائِلِ النَّاسِ، لِلنَّاسِ هُمٌّ قَدْ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِ، وَلَهُ هُمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا يَرٰی فِیْ حِلْمِهِ نَقْصٌ، وَلَا فِیْ رَأْيِهِ وَهْنٌ،

وَلَا فِیْ دِيْنِهِ ضَيْعٌ، يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ، وَيَكِيْعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ، فَهٰذِهٖ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ میرے لیے مومن کے اوصاف بیان فرمائیں؟

آپ نے فرمایا

مومن دین میں قوی ہوتا ہے۔ دور اندیش اور نرم خو ہوتا ہے اور وہ ایمان اور صاحب یقین ہوتا ہے۔ فہم دین کے لیے حریص ہوتا ہے اور ہدایت پا کر خوشی محسوس کرتا ہے اور نیکی کے کاموں میں ثابت قدم ہوتا ہے اور وہ صاحب علم و حلم ہوتا ہے اور وہ نرم خو شکر گزار ہوتا ہے۔ راہ حق میں غنی ہوتا ہے اور ثروت مندی اور دولت مندی کی حالت میں اعتدال کو برقرار رکھتا ہے اور حالت فقر و غربت میں ظاہرداری کو بحال رکھتا ہے اور قوت و طاقت رکھنے کی حالت میں معافی دینے والا ہوتا ہے اور خیر خواہی کی اطاعت کرتا ہے اور خواہش و میلان کے باوجود حرام سے پرہیز کرتا ہے اور مخالفت نفس میں حریص ہوتا ہے اور عین کام کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور شدائد میں بردبار اور حوادث میں باوقار ہوتا ہے اور سختیوں میں صابر، راحت میں شاکر ہوتا ہے۔

وہ غیبت نہیں کرتا اور تکبر اور قطع رحمی نہیں کرتا۔ وہ کمزور ارادہ اور بد خلق اور تند مزاج نہیں ہوتا۔ طغیانیاں اس سے سبقت نہیں کرتیں اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا اور وہ شرمگاہ کے تقاضوں سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور وہ

لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔ وہ کنجوسی نہیں کرتا اور فضول خرچی اور اسراف سے کام نہیں لیتا۔ وہ مظلوم کی مدد کرتا ہے اور مساکین پر رحم کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو رنج و سختی میں رکھتا ہے مگر لوگ اس سے آسائش حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور اہلِ دنیا کے خطرات سے خوفزدہ نہیں ہوتا اور جب بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جب کہ وہ ہمیشہ فکرِ آخرت کے غم میں مشغول رہتا ہے۔

اس کی بردباری میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی اور اس کی رائے میں سستی نہیں ہوتی اور اس کے دین میں بربادی نظر نہیں آتی۔ جو اس سے مشورہ کرتا ہے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور جو اس کی مدد کرتا ہے وہ اس سے قدوں کرتا ہے اور وہ باطل، لغو گفتگو اور جہل و نادانی سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ مومن کے اوصاف ہیں۔

۵۵- مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَلَاءٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ یَخَافُهُ كُلُّ شَیْءٍ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ عَزِیْزٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُ مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ عَلَامَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

ابوالعلاء روی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

مومن وہ ہے جس سے ہر چیز ڈرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن دین خدا میں صاحب عزت ہوتا ہے۔ مومن کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

۵۶- اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ. اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَخْشَعُ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ثُمَّ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اِذَا كَانَ مُخْلِصًا قَلْبُهٗ لِلّٰهِ اَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی هَوَامَّ الْاَرْضِ وَسَبَاعَهَا وَطَیْرَ السَّمَآءِ۔

صفوان جمال روی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا آپؑ نے فرمایا

مومن کے لیے ہر چیز فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا

جب اس کا دل خدا کے لیے با اخلاص ہوتا ہے تو اللہ ہر چیز کے دل میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ زمین کے جانور، درندے اور آسمانی پرندے تک بھی اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔

۵۷- اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ مِیْثَمِیُّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ بْنِ مُوْسٰی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اَھْلِ السَّمَآءِ ھَلْ یَرَوْنَ اَھْلَ الْاَرْضِ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)

لَا یَرَوْنَ اِلَّا الْمُؤْمِنِیْنَ، لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نُوْرِ کَنُوْرِ الْکَوَاکِبِ قِیْلَ فَھُمْ یَرَوْنَ اَھْلَ الْاَرْضِ؟

قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) لَا یَرَوْنَ نُوْرَہٗ حَیْثُ مَا تَوَجَّہَ ثُمَّ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ):

لِکُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسُ سَاعَاتٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَشْفَعُ فِیْھَا۔

عمار ساباطی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا آسمان والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا

وہ صرف مومنین کو دیکھتے ہیں کیونکہ طینت مومن کا تعلق ستاروں کی طرح نور سے ہے۔

پوچھا گیا کہ کیا وہ اہلِ زمین کو دیکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا نہیں وہ ان کے اجسام کو نہیں دیکھ پاتے البتہ وہ اس

کے نور کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو شفاعت کرنے کے لیے پانچ گھنٹوں کا وقت دے گا۔

۵۸- مومن کے لیے خدائی امداد

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْحَارِثِیِّ عَنْ زِیَادٍ الْقَنْدِیِّ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

کَفٰی بِالْمُؤْمِنِ مِنَ اللّٰہِ نُصْرَۃً اَنْ یُّرٰی عَدُوُّہٗ یَعْمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ۔

زیاد قندی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

اللہ کی طرف سے مومن کی مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں مصروف دیکھتا ہے۔

۵۹- حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْحَارِثِیِّ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ
لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ فِیْہِ الشُّحُّ وَ الْحَسَدُ وَ الْجُبْنُ، وَلَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا وَلَا شَحِیْحًا وَلَا حَرِیْصًا۔

حارثؒ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
جس شخص میں بخل، حسد اور بزدلی ہو تو وہ مومن نہیں ہے۔ اور مومن بزدل، بخیل اور حریص نہیں ہوتا۔

۶۰- مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:
اَلْمُؤْمِنُ اَصْدَقُ عَلٰی نَفْسِہٖ مِنْ سَبْعِیْنَ مُؤْمِنًا عَلَیْہِ۔

ایک جماعت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا۔
ایک مومن اپنی ذات کے خلاف دوسرے ستر مومنین سے بھی زیادہ سچا ہوتا ہے۔

۶۱- خدا کی سنت نبی کی سنت اوروں کی سنت

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ)

حدثنا محمد بن الحسن رضی اللہ عنہ عن محمد بن یحیی العطار عن سہل بن زیاد عن محمد بن عبدالعزیز عن بعض اصحابنا رفعہ الی ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمعت

اَبَا الْحَسَنِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ
لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْہِ ثَلَاثُ خِصَالٍ سُنَّۃٌ مِنْ رَبِّہٖ، وَ سُنَّۃٌ مِنْ نَبِیِّہٖ، وَسُنَّۃٌ مِنْ وَلِیِّہٖ فَاَمَّا سُنَّۃٌ مِنْ رَبِّہٖ فَکِتْمَانُ سِرِّہٖ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ
"عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَسُوْلٍ"
وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ نَبِیِّہٖ فَمُدَارَاۃُ النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ نَبِیَّہٗ بِمُدَارَاۃِ النَّاسِ فَقَالَ
"خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاہِلِیْنَ"
وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ وَلِیِّہٖ فَالصَّبْرُ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ "وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ"۔

امام علی رضا علیہ السلام کے غلام حارث بن دھاث کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا
ایمان کا دعویدار شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک

اس میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں۔ اس میں ایک رب کی سنت ہونی چاہیے اور ایک نبی کی سنت ہونی چاہیے اور ایک اس کے ولی یعنی امام کی سنت ہونی چاہیے۔ اللہ کی سنت راز کا چھپانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے مگر جس رسول کو پسند کرے اور نبی کی سنت لوگوں سے مدارات سے پیش آنا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کو لوگوں سے مدارت کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے

"آپ عفو و درگزر اپنائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ پھیر لیں"۔

امام کی روش جنگ کے ایام اور فقر و تنگدستی میں صبر کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے

وہ جنگ اور فقر کی سختیوں میں صبر کرنے والے ہیں۔

۶۲-فرشتے اعمال لکھتے ہیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

سَاَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَیْنِ یَكْتُبَانِ الذَّنْبَ اِذَا اَرَادَ الْعَبْدُ اَنْ یَفْعَلَهُ اَوْ بِالْحَسَنَةِ؟

قَالَ فَقَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَفَرِیْحُ الْكَنِیْفِ وَالطِّیْبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ"

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَلْعَبْدُ اِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَیِّبَ الرِّیْحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ

قِفْ فَاِنَّهُ قَدْهَمَّ بِالْحَسَنَةِ، فَاِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ، وَرِیْقُهُ مِدَادَهُ، فَیُثْبِتُهَا لَهُ، وَاِذَا هَمَّ بِالسَّیِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْیَمِیْنِ قِفْ، فَاِنَّهُ قَدْهَمَّ بِالسَّیِّئَةِ فَاِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِیْقُهُ مِدَادَهُ فَیُثْبِتُهَا عَلَیْهِ۔

عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا جب کوئی انسان نیکی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا اس پر مامور فرشتوں کو پتہ چل جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا کیا تیرے نزدیک خوشبو اور بدبو دونوں یکساں ہیں؟

میں نے عرض کیا نہیں۔

پھر آپ نے فرمایا جب کوئی شخص نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے خوشبودار سانس برآمد ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ بائیں ہاتھ والے سے کہتا ہے رک جاؤ۔ اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جب کوئی شخص نیکی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا لعاب دہن سیاہی

بن جاتا ہے اور وہ اسے اس کے نامہ عمل میں لکھ دیتا ہے۔

اور جب کوئی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ بائیں ہاتھ والا فرشتہ دائیں ہاتھ والے فرشتے سے تین گھنٹے تک رکا رہتا ہے۔ اس نے برائی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ برائی کر لیتا ہے تو فرشتے اس کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ اس کا عمل بھی نیکی بن جاتا ہے اور وہ اس کے عمل کو لکھ دیتا ہے۔

۶۳ - مومن کے شب و روز

(تحدیث اللیث والبتون)

حدثنی محمد بن صبیح عن ابی عباس الدینوری عن محمد بن الحنفیۃ قال

لما قدم امیر المومنین (علیہ السلام) البصرۃ بعد قتال اھل الجمل دعا الاحنف بن قیس و تخذ لہ صعدا فبعث الیہ (صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) والی اصحابہ فقال ثم قال

یا احنف ادع لی اصحابی، فدخل علیہ قوم متخشعون کانہم شنن بوالی،

فقال الاحنف بن قیس:

یا امیر المومنین ام ھذا الذی نزل بہم من قتۃ الطعام، او من ھول الحرب، فقال (صلوات اللہ علیہ) لا یا

احنف ان اللہ سبحانہ احب اقواما تنسکوا لہ فی دار الدنیا تنسک من ھجم علی ما علمہ من قربہم من یوم القیامۃ من قبل ان یثب ھذوھم فحملوا انفسھم علی مجھودھم، وکلموا اذا ذکروا صبح یوم العرض علی اللہ سبحانہ توقفوا خروج عنق یخرج من النار، یحشر الخلائق الی ربھم تبارک و تعالی، کتاب یبدو فیہ علی رؤوس الاشھاد فضائح ذنوبہم، فکادت انفسھم تسیل سیلا او تطیر قلوبھم بخبخۃ الخوف طیران، وتقدر قھم عقولھم اذا علت بھم مراجل المجرد الی اللہ سبحانہ غلیان، فکانوا یحنون حنین الوالہ فی دجی الظلم، وکانوا یفجعون من حوف ما اوقفوا علیہ انفسھم، فمضوا ذبل الاجسام حزینۃ قلوبھم، کریحۃ وجوھھم، ذابلۃ شفاھھم، حامصۃ بطونھم، تراھم سکری سمر وخشۃ اللیل، متخشعون کانہم شنن بوالی، قد اخلصوا للہ اعمالھم سرا وعلانیۃ، فلم تامن من فزعہ قلوبھم بل کانوا کمن حرسوا قلب خراجھم، فلو رایتھم فی لیلتھم وقد نامت العیون وھدات الاصوات و سکنت الحرکات من الطیر فی الوکور وقد نھنھم ھول یوم القیامۃ والوعید کما قال سبحانہ "افامن اھل القری ان

تُؤتِيهِمْ بَأْسَنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ"

فَسَتَيْقَظُوا لَهَا فَزِعِينَ، وَقَامُوا إِلَى صَلَاتِهِمْ مَغْوِيِّينَ، بَاكِينَ تَرَةً وَأُخْرَى مُسَبِّحِينَ، يَبْكُونَ فِي مَحَارِيبِهِمْ وَيَرِنُّونَ يَصْطَفُّونَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً بَهْمَاءَ يَبْكُونَ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ فِي لَيْلَتِهِمْ قِيَامًا عَلَى أَطْرَافِهِمْ، مُنْحَنِيَةً ظُهُورُهُمْ، يَتْلُونَ أَجْزَاءَ الْقُرْآنِ لِصَلَاتِهِمْ، قَدْ اشْتَدَّتْ أَعْوَالُهُمْ وَنَحِيبُهُمْ وَزَفِيرُهُمْ، إِذَا زَفَرُوا خِلْتَ النَّارَ قَدْ أَخَذَتْ مِنْهُمْ إِلَى حَلَاقِيمِهِمْ وَإِذَا أَعْوَلُوا حَسِبْتَ السَّلَاسِلَ قَدْ صُفِّدَتْ فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ فِي نَهَارِهِمْ إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ وَيَقُولُونَ لِلنَّاسِ حُسْنًا" وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا"، "وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا" قَدْ قَيَّدُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ التُّهَمَاتِ، وَأَبْكَمُوا أَلْسِنَتَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا فِي أَعْرَاضِ النَّاسِ، وَسَجَّمُوا أَسْمَاعَهُمْ أَنْ يَلِجَهَا خَوْضُ خَائِضٍ، وَكَحَّلُوا أَبْصَارَهُمْ بِغَضِّ الْبَصَرِ مِنَ الْمَعَاصِي، وَانْتَحَوْا دَارَ السَّلَامِ الَّتِي مَنْ دَخَلَهَا كَانَ آمِنًا مِنَ الرَّيْبِ وَالْأَحْزَانِ فَتَعَلَّكَ يَا أَحْنَفُ، شُغْلُكَ نَظَرُكَ إِلَى الدُّنْيَا عَنِ الدَّارِ الَّتِي خَلَقَهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ فَشَقَّقَ فِيهَا أَنْهَارَهَا وَكَسَبَهَا بِالْغَوَانِي مِنْ حُورِهَا، ثُمَّ أَسْكَنَهَا أَوْلِيَاءَهُ

وَأَهْلَ طَاعَتِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ، وَقَدْ قَدِمُوا عَلَى رَبِّ ذَاتِ رَبِّهِمْ سُبْحَانَهُ، فَإِذَا ضُرِبَتْ جَنَابِذُهُمْ صَوَّتَتْ زَوَاجِلُهُمْ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ النَّاسُ بِمِثْلِهَا حُسْنًا، وَأَطَلَّتْهُمْ غَمَامَةٌ فَمَطَرَتْ عَلَيْهِمُ الْمِسْكَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَصَهَلَتْ خُيُولُهُمْ بَيْنَ أَغْرَاسِ تِلْكَ الْجِنَانِ، وَتَحَلَّتْ بِهِمْ سُوقُهُمْ بَيْنَ كُثُبِ الزَّعْفَرَانِ، وَيَتَضَامَّنَ تَحْتَ أَقْدَامِهِمُ الْمُؤْلُؤُ الْمُرْجَانُ، وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ قَهَارِمَتُهُمْ بِعَبَائِرِ الرَّيْحَانِ وَهَبَّتْ لَهُمْ رِيحٌ مِنْ قِبَلِ الْعَرْشِ فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمْ يَا سَنِينَ وَالْأُقْحُوَانِ وَذَهَبُوا إِلَى بَابِ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ رِضْوَانَ، ثُمَّ يَسْجُدُونَ بِبَابِهِ فِي فِنَاءِ الْجِنَانِ، فَقَالَ لَهُمُ الْجَبَّارُ ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ فَإِنِّي قَدْ رَفَعْتُ عَنْكُمْ مُؤْنَةَ الْعِبَادَةِ وَأَسْكَنْتُكُمْ جَنَّةَ الرِّضْوَانِ، فَإِنْ فَاتَكَ يَا أَحْنَفُ مَا ذَكَرْتُ لَكَ فِي صَدْرِ كَلَامِي لَتَشْرَكَنَّ فِي سَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ، وَلَتَطُوفَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمِ آنٍ، وَلَتَسْقِيَنَّ شَرْبَةً حَرَّ الْعِطَاشِ، فَكَمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّارِ مِنْ ضَلْبٍ مَخْطُومٍ وَوَجْهٍ مَهْشُومٍ، وَمُشَوَّهٍ مَضْرُوبٍ عَلَى الْخُرْطُومِ، قَدْ أَكَلَتِ الْجَمْعَةُ كَفَّهُ، وَالْتَحَمَ الْطَّوْقُ بِعُنُقِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ يَحْدُرُونَ فِي أَوْدِيَتِهَا وَيَصْعَدُونَ جِبَالَهَا، وَقَدْ أُلْبِسُوا الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْقَطِرَانِ، وَأُقْرِنُوا مَعَ فَجَرَةِ

وَشَيَاطِينِهَا وَإِذَا اسْتَغَاثُوا بِأَسْوَءِ أَحَدٍ مِنْ حَرِيقٍ شَدَّتْ عَلَيْهِمْ عَقَارِبُهَا وَحَيَّاتُهَا، وَلَوْ رَأَيْتَ مُنَادِيًا يُنَادِي وَهُوَ يَقُولُ

يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا وَيَا أَهْلَ حُلِيِّهَا وَحُلَلِهَا خَلِّدُوا فَلَا مَوْتَ، فَعِنْدَهَا يَنْقَطِعُ رَجَاؤُهُمْ وَتَغْلَقُ الْأَبْوَابُ وَتَنْقَطِعُ بِهِمُ الْأَسْبَابُ، فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ شَيْخٍ يُنَادِي وَاشَيْبَتَاهُ، وَكَمْ مِنْ شَابٍّ يُنَادِي وَاشَبَابَاهُ، وَكَمْ مِنِ امْرَأَةٍ تُنَادِي وَافَضِيحَتَاهُ، هَتَكَتْ عَنْهُمُ السُّتُورُ فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ مَغْمُوسٍ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا مَحْبُوسٌ، يَا لَكَ غَمْسَةٌ أَلْبَسَتْكَ بَعْدَ لِبَاسِ الْكَتَّانِ، وَالْمَاءِ الْمُبَرَّدِ عَلَى الْجُدْرَانِ، وَأَكْلِ الطَّعَامِ أَلْوَانًا بَعْدَ أَلْوَانٍ، لِبَاسًا لَمْ يَدَعْ لَكَ شَعْرًا نَاعِمًا إِلَّا بَيَّضَهُ، وَلَا عَيْنًا كُنْتَ تُبْصِرُ بِهَا إِلَى حَبِيبٍ إِلَّا فَقَأَهَا، هَذَا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُجْرِمِينَ وَذَلِكَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُتَّقِينَ۔

حضرت محمد بن حنفیہ راوی ہیں کہ جنگ جمل کے بعد امیر المومنین علیہ السلام بصرہ تشریف لائے تو احنف بن قیس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس نے آپ کو بلایا۔ جب آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے احنف سے فرمایا کہ میرے دوستوں کو بلاؤ۔

چنانچہ احنف کے بلانے پر خشوع و خضوع رکھنے والی ایک جماعت

داخل ہوئی اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان کے اجسام خشک مشکوں کی طرح سے ہو چکے تھے۔

احنف بن قیس نے عرض کیا امیر المومنین! ان کی یہ حالت کیوں ہو گئی ہے؟ کیا خوراک کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے یا جنگ کے خوف سے کمزور پڑ گئے ہیں؟

آپ نے فرمایا احنف! ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دار دنیا میں ایک گروہ کو اپنا محبوب بنایا ہے اور خدا کے محبوب افراد خدا کے لیے اس طرح سے عبادت کرتے ہیں جیسے انہیں قیامت کے مشاہدہ سے قبل قرب قیامت کا علم ہو چکا ہو اور انہوں نے اس کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہو۔ اور جب انہیں خدا کے حضور پیش ہونے کے دن کی یاد آتی ہے تو وہ گمان کرتے ہیں کہ آتش دوزخ کا ایک شعلہ نکل کر مخلوقات کو خدا کے سامنے جمع کر رہا ہے اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں نامہ اعمال پکڑا دیے جائیں گے اور جہان کے سامنے نہیں رسوا کیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کی جانیں پگھلنے کو آ جاتی ہیں اور ان کے دل خوف کے پر لگا کر اڑنے کو آ جاتے ہیں اور جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے حضور تنہا پیش ہوں گے تو جوش مارتی ہوئی دیگ کی طرح سے جوش و خروش میں آ جاتے ہیں اور ان کی عقل ان سے جدا ہونے کو آ جاتی ہے اور وہ لوگ تاریکی شب میں کسی حیران و سرگردان کی طرح سے نالہ و فریاد کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے نفوس کو جس خوف سے آگاہ کیا ہے اس کی وجہ سے درد و الم کشید کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ دنیا میں اسی احساس کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ان کے دل غمگین ان کے چہرے دگرگوں ان کے ہونٹ خشک اور

ن کے شکم تہی ہوتے ہیں۔ تم نہیں دیکھو گے کہ وہ دنیے میں ہیں اور وہ شب سے پیار کرتے ہیں اور وہ خدا کے سامنے یوں متواضع ہیں گویا کہ بوسیدہ مشکیں ہوں۔ انہوں نے اپنے ظاہری و باطنی اعمال کو خدا کے لیے خالص کیا ہے۔ ان کے دل خوفِ خدا سے مطمئن نہیں ہیں۔ ان کی حالت سدھیں کی بارگاہ کے نکھبوں جیسی ہے (جو کہ ہر وقت ہوشیار رہتے ہیں)

احنف! اگر تم انہیں رات کے وقت دیکھو جب لوگوں کی آنکھیں سو چکی ہوں صدائیں خاموش ہو چکی ہیں اور پرندوں کے آشیانوں پر بھی سکوت طاری ہو تو تم دیکھو گے قیامت کی ہولناکیوں اور وعیدِ الٰہی نے ان کی آنکھوں سے نیند چھین لی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اسی کو مدِ نظر رکھ کر وہ خوفزدہ ہو کر بیدار ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی وہ رو رہے ہوتے ہیں اور کبھی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محراب عبادت میں گریہ کرتے ہیں اور نالہ و فریاد کرتے ہیں اور تاریک و خاموش راتوں میں صفیں بنا کر خدا کے حضور روتے ہیں۔

احنف! اگر تم رات کے وقت جب وہ عبادت میں کھڑے ہوں انہیں دیکھ سکو تو تم یہ دیکھو گے کہ ان کی پشت (رکوع میں) خم ہوگی اور اپنی نماز میں قرآن کے اجزاء کی تلاوت میں وہ تمہیں مصروف دکھائی دیں گے اور اس عالم میں ان کے گریہ و فریاد اور ناموں کی آوازیں بلند ہوں گی اور جب وہ سجدے میں گے تو تم یہ سمجھو گے کہ آگ نے ان کے حلق کو پکڑ رکھا ہے اور جب ان کی صدائے گریہ بلند ہوتی ہے تو تم ان کے متعلق یہ تصور کرو گے کہ ان کی گردنیں

تختی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔

اور جب تم انہیں دن میں دیکھو گے تو تمہیں وہ پرُوقار طریقہ سے زمین پر چلتے ہوئے دکھائی دیں گے اور لوگوں سے اچھی گفتگو کر رہے ہوں گے۔ اور جب جاہل انہیں خطاب و عتاب کرتے ہیں تو وہ نرمی و مدارات سے انہیں جواب دیتے ہیں اور جب ان کا گزر کسی غلط اور بے فائدہ چیز کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ شریفانہ طریقہ سے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے قدموں کو تحمت (کے مقامات) سے روکا ہوا ہے۔ اور لوگوں کی آزاری سے انہوں نے اپنی زبانوں کو روکا ہوا ہے اور غیبت کرنے والا جب اپنی بات ان کے کانوں میں گھسیڑنا چاہے تو انہوں نے اپنے کانوں کو بہرا بنایا ہے اور انہوں نے اپنی آنکھوں کو گناہوں سے چشم پوشی کا سرمہ لگایا ہوا ہے اور انہوں نے سلامتی کی اس راہ کا قصد کیا ہوا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے شک و اندوہ سے نجات مل جاتی ہے۔

احنف! معلوم ہوتا ہے تمہاری نظر اس دنیا میں ہی تک گئی ہے اور تم نے اس دنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے پیدا کیا ہے اور اس میں اس نے نہریں جاری کی ہیں اور جن حوروں سے اسے پُر کیا ہے اور اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کو اس میں رہائش دی ہے۔

احنف! کاش تمہیں بھی چشمِ تصور سے وہ منظر دکھائی دیتا جب اہلِ اطاعت اپنے پروردگار کی وسیع نعمتوں پر براجمان ہوں گے جب وہ جانے کا ارادہ کریں گے تو اس وقت ان کی سواریوں کی آوازیں نکالیں گی کہ جس سے بہتر آواز کسی سننے والوں نے کبھی سنی تک نہ ہوگی۔ اس وقت ایک بادل ان پر سایہ

کرے گا اور وہ ان پر مشک و زعفران کی بارش برسائے گا۔ ان کے گھوڑے ان باغات کے پودوں میں ہنہنائیں گے اور ان کی جنتی اونٹنیاں انہیں زعفران کے نیلوں سے لے کر گزر رہی ہوں گی اور وہ درد مرجان ان کے پاؤں میں پامال ہو رہے ہوں گے۔ اور جنت کے خدام گلوں کے بڑے بڑے دستے بنا کر ان کا استقبال کر رہے ہوں گے اور عرش کی جانب سے نسیم ملائم چلے گی اور وہ ان پر یاسمین اور بابونہ کے گلوں کو نچھاور کرے گی اور وہ دروازہ جنت پر جائیں گے تو رضوان ان کے لیے دروازہ کھولے گا پھر وہ در بہشت کے آستانہ پر خدا کے لیے سجدہ کریں گے۔ اس وقت خدائے جبار ان سے فرمائے گا

اپنے سروں کو بلند کرو۔ میں نے عبادت کی رحمت تم سے اٹھالی ہے اور میں نے تمہیں جنت رضوان میں رہائش دی ہے۔

احنف! یاد رکھو اگر تم نے میری مذکورہ گفتگو کو جو میں نے ابتدا میں تم سے کی ہے بھلا دیا تو تمہیں قطران کے پیراہن پہنا دیے جائیں گے۔ (قطران اس سیاہ اور بدبودار پیپ کو کہا جاتا ہے جو خارشتی اونٹوں کے جسم سے نکلتی ہے)

تجھے دوزخ کے طبقات اور دوزخ کے گرم پانی کے درمیان چکر لگانا پڑیں گے اور تجھے انتہائی سخت گرم پانی پلایا جائے گا۔

ہائے اس دن دوزخ میں بہت سی ٹوٹی ہوئی پشتیں اور تباہ چہرے ہوں گے اور جلنے کی وجہ سے انتہائی بدصورت چہرے وہاں موجود ہوں گے اور حالت یہ ہوگی کہ طوق و سلاسل ان کی مٹھیوں کو کھا چکے ہوں گے اور آتشیں طوق ان کی گردنوں سے پیوست ہوں گے۔

احنف! کاش تم دیکھ سکتے کہ وہ دوزخ کی وادیوں میں کیسے گزرتے

ہوں گے اور آتشیں پہاڑوں پر کیسے چڑھ رہے ہوں گے اور انہیں قطران کا لباس پہنایا جا چکا ہوگا۔ اور انہیں مدکاروں اور شیاطین کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں باندھا گیا ہوگا اور جب وہ دہکتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے بری طرح سے فریاد کریں گے تو ان پر دوزخ کے بچھو اور سانپ حملہ کر دیں گے۔

کاش! تم یہ آواز بھی سنتے جب منادی ندا دے کر کہے گا

اے اہل جنت و نعیم اور اے جنت کے لباس و زیورات پہننے والو! اب تم ہمیشہ رہو گے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ آواز سن کر اہل دوزخ کی ناامیدی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور ان کی تمام امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور رحمت الٰہی کے تمام دروازے ان کے لیے بند ہو جائیں گے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے چیخ کر کہہ رہے ہوں گے۔ ہائے میرا بڑھاپا اور کئی جوان چیخ کر کہیں گے ہائے میری جوانی اور کئی عورتیں آواز دے کر کہیں گی ہائے میری رسوائی۔ ان پر پڑے ہوئے پردے ان سے ہٹائے جائیں گے۔ اس دن کتنے ہی گناہ گار دوزخ کے طبقات میں قیدی بنائے جائیں گے۔ اس لباس دوزخ کی وجہ سے ہلاکت ہے جو تیرے تمام بدن پر چڑھا دیا جائے گا جب کہ دنیا میں تو تو نرم و ملائم لباس پہنا کرتا تھا۔ اور دنیا میں تو ٹھنڈے پانی اور دیواروں کے زیر سایہ بیٹھنے کا عادی تھا اور انواع و اقسام کے طعام کھایا کرتا تھا۔ پھر تجھے ایسا لباس دیا جائے گا جو تیرے ہر نرم و نازک بال کو سفید کرے گا اور جس آنکھوں سے تو اپنے دوستوں کو دیکھتا تھا وہ نگاہیں اندھی کر دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے لیے یہ کچھ آمادہ کیا ہے اور متقین کے لیے یہ کچھ تیار کیا ہے۔

۶۴ - بہتر لوگ

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ لِسِتُّوْنَ)

حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد رحمه الله قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد عن محمد بن مسلم وغيره عن

اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ الْبَاقِرِ (عَلَیْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عَنْ خِیَارِ الْعِبَادِ، قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا اسْتَبْشَرُوْا، وَاِذَا سُئِلُوْا وَاسْتُغْفِرُوْا، وَاِذَا اُعْطُوْا شَکَرُوْا، وَاِذَا ابْتُلُوْا صَبَرُوْا، وَاِذَا غَضِبُوْا عَفَرُوْا۔

محمد بن مسلم اور دوسرے راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ خدا کے بہترین بندے کون ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وہ لوگ خدا کے بہترین بندے ہیں جب بھلائی کریں تو خوشی محسوس کریں اور اگر برائی سرزد ہو تو خدا سے مغفرت طلب کریں اور جب انہیں کچھ عطا ہو تو شکر بجا لائیں اور جب آزمائش میں مبتلا ہوں تو صبر کریں اور جب غصہ میں ہوں تو معاف کر دیں۔

۶۵ - دوستی و دشمنی خدا کے لیے

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ)

حدثنا محمد بن القاسم الاسترابادی رحمه الله قال حدثنا یوسف بن محمد بن زیاد وعلی بن محمد بن سیار عن ابویهما عن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن آبائه (علیهم السلام) قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ ذَاتَ یَوْمٍ

یَا عَبْدَ اللّٰهِ، اَحِبَّ فِی اللّٰهِ، وَاَبْغِضْ فِی اللّٰهِ، وَ وَالِ فِی اللّٰهِ، وَعَادِ فِی اللّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَنَالُ وَلَایَةَ اللّٰهِ اِلَّا بِذٰلِكَ، وَلَا یَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِیْمَانِ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِیَامُهُ حَتّٰی یَكُوْنَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ صَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ یَوْمَكُمْ هٰذَا اَكْثَرُهَا فِی الدُّنْیَا، عَلَیْهَا یَتَوَادُّوْنَ، وَعَلَیْهَا یَتَبَاغَضُوْنَ وَ ذٰلِكَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، فَقَالَ لَهُ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اَنِّیْ قَدْ وَالَیْتُ وَعَادَیْتُ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ وَلِیُّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی اُوَالِیَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتّٰی اُعَادِیَهُ؟ فَاَشَارَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اِلٰی عَلِیٍّ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا؟ فَقَالَ بَلٰی، فَقَالَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلِیُّ هٰذَا وَلِیُّ اللّٰهِ فَوَالِهِ

وَعَدُوُّ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ فَعَادِهِ، وَوَالِ وَلِيَّ هٰذَا، وَلَوْ اَنَّهُ قَاتِلُ اَبِيْكَ وَوَلَدِكَ، وَعَادِ عَدُوَّ هٰذَا وَلَوْ اَنَّهُ اَبُوْكَ وَوَلَدُكَ۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپ نے ایک دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا

اے بندہ خدا! اللہ کے لیے محبت رکھو اور اللہ کے لیے بغض رکھو اور اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے دشمنی رکھو کیونکہ اس طریقہ کے علاوہ تمہیں خدا کی دوستی نصیب نہیں ہو سکے گی اور اس کے بغیر انسان ایمان کا ذائقہ محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اس کے پاس نماز روزہ خواہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور آج دنیا میں لوگ دنیا کی خاطر ہی ایک دوسرے کے بھائی بن رہے ہیں اور دنیا کے لیے وہ ایک دوسرے سے مودت رکھتے ہیں اور دنیا کے لیے ہی ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہیں اور یہ چیز انہیں خدا سے کچھ بھی بچا نہیں سکے گی۔

راوی نے رسولؐ خدا سے عرض کیا

یا رسولؐ اللہ! مجھے یہ بات کیسے معلوم ہوگی کہ میں نے خدا کے لیے دوستی کی ہے اور خدا کے لیے دشمنی کی ہے؟ آپؐ ہی بتائیں کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں محبت رکھوں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں عداوت رکھوں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

سے دیکھ رہے ہو؟

اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسولؐ اللہ!

آپؐ نے فرمایا اس کا دوست اللہ کا دوست ہے۔ تم اس سے دوستی رکھو اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اس سے دشمنی رکھو اور اس کے دوست سے دوستی رکھو اگرچہ وہ تیرے والد اور تیرے بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھو اگرچہ وہ تیرا باپ اور تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۶۶ - اہل دین کی علامات

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ)

حدثنا الحسن بن حمد بن ادريس رحمه الله، عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ لِاَهْلِ الدِّيْنِ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا، صِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَرَحْمَةُ الضُّعَفَاءِ، وَقِلَّةُ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسَعَةُ الْخَلْقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ، وَمَا يُقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ وَطُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِيْ دَارِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَفِيْ دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا لَا يَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِهِ شَهْوَةُ

شَيْءٍ إِلَّا آتَاهُ ذٰلِكَ الْعُضْوُ بِهِ، وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ، وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِمًا، أَلَا فِي هٰذَا فَارْغَبُوا۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ، يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا هٰكَذَا فَكُونُوا۔

ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا

اہل دین کی کچھ علامات ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے

۱- راست گوئی ۲- ادائیگی امانت ۳- عہد و پیمان کا پورا کرنا ۴- صلہ رحمی ۵- کمزوروں پر رحم کرنا ۶- عورتوں سے کم سے کم آمیزش رکھنا ۷- دوسروں سے بھلائی کرنا ۸- حُسنِ اخلاق ۹- کشادہ روئی سے پیش آنا ۱۰- علم کی پیروی کرنا ۱۱- ایسے امور کا بجا لانا جو قربِ خداوندی کا ذریعہ ہوں۔

یہی لوگوں کے لیے بشارت اور بہتر بازگشت ہے۔ اور ان کے لیے وہ شجرۂ طوبیٰ ہے جس کی جڑ نبی اکرمؐ کے گھر میں ہوگی اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک ایک شاخ ہوگی اور مومن جس بھی چیز کی خواہش کرے گا وہ شاخ اس کی مطلوبہ چیز اس کے سامنے پیش کر دے گی اور درخت طوبیٰ کا سایہ اتنا دراز ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک بھی اس کے زیرِ سایہ سفر کرے تو بھی

وہ اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا اور اگر کوئی کوا اس کے نیچے سے پرواز کرے تو کوا بوڑھا ہو کر گر جائے گا مگر اس کے آخری حصہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح کی نعمت کے لیے رغبت کرو۔

یاد رکھو مومن کا نفس اس کے بچنے لئے ہی مشغول رہتا ہے جب کہ لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو مومن اپنے چہرے کو اللہ کے لیے بچھا دیتا ہے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنے خالق سے آتش دوزخ سے نجات حاصل کرنے کے لیے مناجات کرتا ہے۔ خبردار تم بھی ایسے ہی بنو۔

۶۷- مکارمِ اخلاق

(اَلْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالسِّتُّونَ)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى نَعْطَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا، فَذَكَرَ هَا عَشَرَةً:

الْيَقِينَ، وَالْقَنَاعَةَ، وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ، وَحُسْنَ

الْخُلُقِ، وَالسَّخَاءَ، وَالْغَيْرَةَ، وَالشَّجَاعَةَ، وَالْمُرُوَّةَ۔

عبداللہ بن سکان راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکارم اخلاق سے مخصوص کیا۔ مکارم اخلاق کے لیے تم بھی اپنے آپ کو آزما کر دیکھو۔ اگر تمہارے اندر وہ موجود ہوں تو خدا کی حمد بجالاؤ اور اس کے اضافہ کے لیے خدا سے درخواست کرو۔

پھر آپ نے ان کی تعداد دس بیان فرمائی جو کہ یہ ہیں:

۱- یقین ۲- قناعت ۳- صبر ۴- شکر ۵- حلم ۶- حسنِ اخلاق ۷- سخاوت ۸- غیرت ۹- شجاعت ۱۰- جوانمردی۔

۶۸- عقیدۂ مومن

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَمِّهِ الْعَظِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ:

دَخَلْتُ عَلٰى سَيِّدِيْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَلَمَّا اَبْصَرَنِيْ قَالَ لِيْ:

مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، اَنْتَ وَلِيُّنَا حَقًّا، قَالَ:

فَقُلْتُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكَ دِيْنِيْ، فَاِنْ كَانَ مَرْضِيًّا اَثْبُتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ: هَاتِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ

تَعَالٰى وَاحِدٌ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الْاِبْطَالِ، وَحَدِّ التَّشْبِيْهِ، وَاَنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُوْرَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْاَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، وَخَالِقُ الْاَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكُهُ وَجَاعِلُهُ وَمُحْدِثُهُ، وَاِنَّهُ حَكِيْمٌ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيْحَ وَلَا يُخِلُّ بِالْوَاجِبِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ شَرِيْعَتَهُ خَاتِمَةُ الشَّرَايِعِ لَا شَرِيْعَةَ بَعْدَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْاِمَامَ وَالْخَلِيْفَةَ وَوَلِيَّ الْاَمْرِ بَعْدَهُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ اَنْتَ يَا مَوْلَايَ (فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَمِنْ بَعْدِيْ الْحَسَنُ ابْنِيْ وَكَيْفَ النَّاسُ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ:

وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِاَنَّهُ لَا يُرٰى شَخْصُهُ وَلَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ فَيَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، قَالَ: فَقُلْتُ:

اَقْرَرْتَ، وَاَقُوْلُ اِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللّٰهِ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللّٰهِ،

وَطَاعَتَهُمْ طَاعَةُ اللّٰهِ، وَمَعْصِيَتَهُمْ، مَعْصِيَةُ اللّٰهِ وَاَقُوْلُ اِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ، وَالْمَسْاَلَةَ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ، وَاِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَاِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوِلَايَةِ الصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَالصَّوْمُ، وَالْحَجُّ، وَالْجِهَادُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقُلْتُ: هٰذَا دِيْنِیْ وَ مَذْهَبِیْ وَعَقْدِیْ وَ يَقِيْنِیْ قَدْ اَخْبَرْتُكَ بِهٖ، فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) يَاابَا الْقَاسِمِ، هٰذَا وَاللّٰهُ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِیْ ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهٖ، فَاَثْبِتْ عَلَيْهِ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عبدالعظیم حسنی کا بیان ہے کہ میں آقا و مولا امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپؑ کی مجھ پر نگاہ پڑی تو فرمایا:

ابوالقاسم! خوش آمدید آپ ہمارے سچے دوست ہیں۔

میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا چاہتا ہوں اگر وہ صحیح ہوا تو میں مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: پیش کرو۔

میں نے عرض کیا: میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور وہ ابطال اور تشبیہ کی دونوں سرحدوں سے باہر ہے۔ اور وہ نہ تو جسم ہے اور نہ صورت ہے اور نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے بلکہ وہ اجسام کا

ایجاد کنندہ ہے اور صورتوں کی تصویر کشی کرنے والا ہے اور وہ تمام اعراض و جواہر کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا رب اور مالک اور خالق اور ایجاد کنندہ ہے۔ وہ صاحبِ حکمت ہے اور وہ فعل قبیح بجا نہیں لاتا اور فعل واجب کو ترک نہیں کرتا۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں اور قیامت کے دن تک ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے۔ اس کے بعد روزِ قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ رسول خدا کے بعد امام اور خلیفہ اور ولی امر حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی بن الحسین، حضرت محمد بن علی، حضرت جعفر بن محمد، حضرت موسیٰ بن جعفر، حضرت علی بن موسیٰ، حضرت محمد بن علی علیہم السلام اور پھر آپؑ ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا حسن (عسکریؑ) امام ہے اور اس کے بعد اس کے جانشین کے وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟

میں نے عرض کیا: مولا! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا:

وہ اس لیے کہ وہ لوگوں کو دکھائی نہ دے گا اور ان کے خروج تک ان کا نام لینا جائز نہ ہوگا اور جب وہ خروج کرے گا تو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

میں نے کہا: میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان

کا دوست اللہ کا دوست ہے اور ان کا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ معراج حق ہے' سوال قبر حق ہے' جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور صراط حق ہے' میزان حق ہے۔ قیامت آ کر رہے گی اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ اہل قبور کو زندہ کرے گا۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ عقیدہ ولایت کے بعد نماز' روزہ' حج' جہاد' امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور حقوق والدین کی ادائیگی فرض ہے اور یہ میرا دین' میرا مذہب اور میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جو کہ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالقاسم! خدا کی قسم' یہ وہی دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے۔ تم اسی پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں قول ثابت کے صدقہ میں تمہیں اس پر ثابت رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۹- چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ(عَلَیْهِمَا السَّلَامُ):

لَیْسَ مِنْ شِیْعَتِنَا مَنْ اَنْکَرَ اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ:

اَلْمِعْرَاجَ وَالْمَسْاَلَةَ فِی الْقَبْرِ، وَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالشَّفَاعَةَ۔

عمارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:

۱- معراج (رسولؐ) ۲- قبر میں (نکیرین کے) سوالات ۳- جنت و دوزخ کی تخلیق ۴- شفاعت۔

۷۰- معراج کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالِقَانِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِیْهِ

(عَنْ اَبِی الْحَسَنِ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا(عَلَیْهِمَا السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ کَذَّبَ بِالْمِعْرَاجِ فَقَدْ کَذَّبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)۔

حسن بن علی بن فضال کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے معراج کو جھٹلایا اس نے رسولؐ خدا کو جھٹلایا۔

۷۱- اجزائے ایمان

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسِ الْعَطَّارُ النَّیْشَابُوْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ قُتَیْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَان قَالَ:

قَالَ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلَامُ):

مَنْ اَقَرَّبِتَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَنَفَی التَّشْبِیْهَ عَنْهُ وَ نَزَّهَهُ عَمَّا لَا یَلِیْقُ بِهٖ، وَاَقَرَّبِاَنَّ لَهُ الْحَوْلَ، وَالْقُوَّةَ، وَالْاِرَادَةَ، وَالْمَشِیْئَةَ، وَالْخَلْقَ، وَالْاَمْرَ وَالْقَضَاءَ، وَالْقَدَرَ، وَاَنَّ اَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوْقَةٌ خَلْقَ تَقْدِیْرٍ لَا خَلْقَ تَکْوِیْنٍ، وَشَهِدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِنَّ عَلِیًّا وَالْاَئِمَّةَ بَعْدَهٗ حُجَجُ اللّٰهِ، وَ وَالٰی اَوْلِیَائَهُمْ، وَعَادٰی اَعْدَائَهُمْ، وَاجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ وَاَقَرَّ بِالرَّجْعَةِ، وَالْمُتْعَتَیْنِ وَآمَنَ بِالْمِعْرَاجِ، وَالْمَسْأَلَةِ فِی الْقَبْرِ، وَالْحَوْضِ، وَالشَّفَاعَةِ، وَخَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالصِّرَاطِ، وَالْمِیْزَانِ، وَالْبَعْثِ، وَالنُّشُوْرِ، وَالْجَزَاءِ، وَالْحِسَابِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَهُوَ مِنْ شِیْعَتِنَا اَهْلِ الْبَیْتِ۔

فضل بن شاذان راوی ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور خدا کی مخلوق سے مشابہت کا انکار کیا اور جو صفات خدا کے لائق نہیں ہیں جس نے خدا کو ان سے منزہ تسلیم کیا اور

یہ اقرار کیا کہ خدا قوت وقدرت وارادہ ومشیت وخلق وامر وقضا وقادر کا مالک ہے اور گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اور ان کی نسل کے گیارہ امام خدا کی حجت ہیں اور جس نے ان کے دوستوں سے دوستی رکھی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی اور گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کیا اور رجعت اور دو متعوں (حج اور حج النساء) کا اقرار کیا اور جو شخص معراج، قبر کے سوالات، حوضِ کوثر، شفاعت، جنت ودوزخ کی تخلیق، صراط، میزان، قبروں سے مبعوث ہونے اور دوبارہ زندہ ہونے اور جزا وحساب کا اقرار کیا تو وہ سچا مومن ہے اور وہ ہم اہل بیتؑ کا حقیقی شیعہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَوَاتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

○○○